عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان
معنی

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۳ جلد: ۲۲ ربیع الاول ۱۴۳۹ دسمبر 2017 مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد
کی تازہ صورت حال

حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

قادیانیت پر غداری کے الزامات...
کیپٹن صفدر نے کیا غلط کہا؟

چھتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس
چناب نگر کی اجمالی رپورٹ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
اسلام آباد کا جوابی مراسلہ

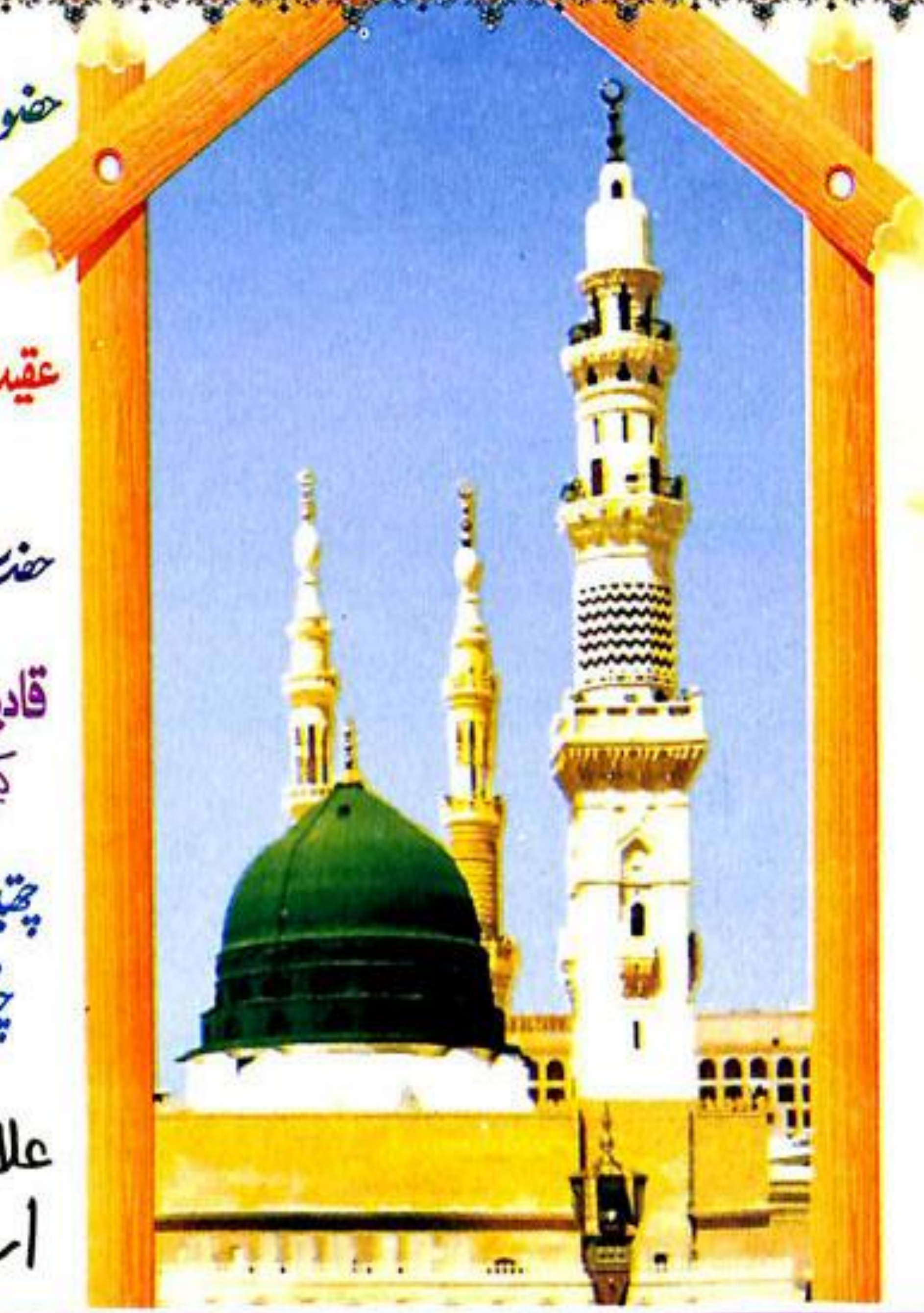

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۳ | جلد : ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کی تازہ صورتحال	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت	مولانا محمد قاسم رحمانی	16
حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا	مولانا محمد اسماعیل محمدی رحمۃ اللہ علیہ	19
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:31)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	23
آپ بیتی..... سکھ مذہب سے دین اسلام تک (قسط نمبر:3)	ڈاکٹر مفتی عبدالواحد (امریکہ)	25

شخصیات

حضرت مولانا محمد ابراہیم غورغشتی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	28
حضرت مولانا قاری محمد زاہد اقبال رحمۃ اللہ علیہ	// //	29
حضرت مولانا عبدالوارث چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ	// //	30

رد قادیانیت

قادیانیت پر غداری کے الزامات.....کیپٹن صفدر نے کیا غلط کہا؟	ظفر الاسلام سیفی	32

متفرقات

چھتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی اجمالی رپورٹ	مولانا اللہ وسایا	37
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کا جوابی مراسلہ	ادارہ	47
انتہائی ندامت سے معذرت خواہی	ادارہ	48
تبصرۂ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کی تازہ صورت حال!

۲؍اکتوبر ۲۰۱۷ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان سے نون لیگ کی حکومت نے انتخابی اصطلاحات کا ایک ترمیمی بل منظور کرایا۔ دیگر ترمیمات کے علاوہ اس میں ایک یہ ترمیم بھی کر دی گئی کہ اسمبلیوں کے ممبران جب الیکشن لڑنے کے لئے درخواست فارم پر کرتے ہیں اس میں رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ بھی پر کرنا ہوتا ہے۔ جس میں تھا کہ ”میں حلفیہ صدق دل سے اقرار کرتا ہوں“ اس عبارت کو ”میں اقرار کرتا ہوں“ کر دیا گیا۔ اس پر جناب شیخ رشید احمد صاحب نے قومی اسمبلی میں آواز بلند کی اس پر پورے ملک میں بحث شروع ہوگئی۔ سوشل، الیکٹرک اور پرنٹ میڈیا پر شدید احتجاج ہوا۔ بہت سارے اینکر حضرات نے مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ فقیر نے ۳؍اکتوبر کو ”حلف نامہ و اقرار نامہ میں فرق“ کے نام پر ایک مختصر نوٹ لکھا جو یہ ہے:

حلف نامہ و اقرار نامہ میں فرق

واقعات شاہد ہیں کہ:

۱…… میاں محمد نواز شریف صاحب نے اپنی پہلی وزارت عظمیٰ کے دور میں اپنی پارٹی کے پارلیمانی اجلاس میں بھی کہا تھا قادیانیوں سے متعلق اگر ترمیم آئین سے ختم کر دی جائے تو ہمارے سارے قرضے معاف ہو جائیں گے۔ اس کے لئے امریکا تیار ہے، وہ تو جناب راجہ ظفرالحق صاحب ڈٹ گئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ جو آپ نے کہا اس کے ردعمل کا بھی آپ کو اندازہ ہے؟ تو اس پر نواز شریف صاحب طرح دے گئے کہ نہیں، وہ تو میں نے ویسے ہی کہا۔

۲…… جناب نواز شریف صاحب نے قادیانیوں کو اپنا بھائی کہا۔ رحمت عالم ﷺ کے ازلی ابدی مخالفین، ختم نبوت کے منکرین اور اہانت رسول کرنے والوں کو اپنا بھائی کہنے کا کام جناب میاں صاحب نے ہی انجام دیا۔

۳…… میاں محمد نواز شریف نے قائد اعظم یونیورسٹی سے ملحقہ فزکس کے ادارہ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھا، جس عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کی سرزمین کو لعنتی کہا۔ ان قادیانیوں کے لئے میاں صاحب کا یہ نرم گوشہ اور علامہ اقبال ؒ کا جواہر لال نہرو کو کہنا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ قادیانیوں کے بارہ میں علامہ اقبال کا فرمان اور میاں محمد نواز شریف کے عمل میں واضح تضاد آخر کیوں؟

۴…… مبینہ طور پر نواز شریف صاحب نے حالیہ دور اقتدار میں اپنا پرسنل سیکریٹری قادیانی کو لگایا اور پھر جناب خاقان عباسی صاحب کے وزیر اعظم بننے پر اسے نواز شریف نے پابند کیا کہ اس پرسنل سیکریٹری کو تبدیل نہ کیا جائے۔ اب وہ عباسی صاحب کے ساتھ امریکا کے دورے پر گیا ہے اور یہ کہ اب اسے ورلڈ بینک میں بھیجنے کی تیاری ہو رہی ہے۔

۵...... خوشاب میں پہلے ضلعی پولیس آفیسر (ڈی. پی. او) ابوبکر خدا بخش ٹمتوکہ قادیانی کو لگایا گیا۔ میاں شہباز شریف صاحب کے پاس ضلع کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کا وفد گیا کہ قادیانی کو تبدیل کیا جائے۔ چھوٹے میاں صاحب نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کے پیچھے نمازیں پڑھنی ہیں؟ اس پر ممبران نے کہا کہ ایک ضلع قادیانی افسر کے رحم وکرم پر چھوڑنا بھی قرین انصاف نہیں؟ میاں صاحب چپ تو ہو گئے، لیکن تبادلہ کے مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔ ابوبکر خدا بخش ٹمتوکہ قادیانی کی فرعونیت کا اندازہ کریں کہ محکمہ انہار کے ایکسین کو اپنے ہاتھ سے پیٹا۔ صوبہ بھر میں محکمہ انہار کے ملازمین نے احتجاج کیا، ابوبکر خدا بخش ٹمتوکہ قادیانی معطل ہوا، قبلہ شہباز شریف صاحب نے اسے بحال کیا، ترقی دی اور ڈی آئی جی بنادیا اور پھر ابوبکر خدا بخش ٹمتوکہ کی جگہ وقار الحسن ٹمتوکہ قادیانی کو خوشاب کا ڈی پی او لگادیا گیا، جو قادیانی بھی ہے، خدا بخش ٹمتوکہ کا بھتیجا اور داماد بھی ہے۔ سالہا سال سے خوشاب ضلع کا ضلعی پولیس آفیسر یکے بعد دیگرے قادیانی چلا آرہا ہے۔ خوشاب میں اٹامک انرجی کا اہم شعبہ کام کررہا ہے اور قرب و جوار میں قادیانی آبادیاں ہیں اور پاکستان کے ایٹم کا ماڈل اور ایٹمی راز عبدالسلام قادیانی نے امریکا کو مہیا کئے تھے۔ ان تمام تر باتوں کے باوجود میاں صاحبان کا ابوبکر خدا بخش ٹمتوکہ کی ناز برداری کرنا محض اس لئے کہ ابوبکر خدا بخش ٹمتوکہ میاں شہباز صاحب کا کلاس فیلو ہے۔

۶...... سانحہ دوالمیال میں قادیانیوں کی سپورٹ اور مسلمانوں کو تختہ مشق بنانے کے لئے جو کچھ سرکاری سطح پر ہوا یا ہورہا ہے۔ لگتا ہے کہ حکومت نے قسم کھائی ہے کہ مسلمانوں کو قادیانیوں کے سامنے سرنگوں کرنا ہے۔

۷...... عید سے قبل جناب شہباز شریف صاحب سے وفاق المدارس کا وفد مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کی سربراہی میں اور جمعیت علماء اسلام کا وفد قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی سربراہی میں ملا۔ پنجاب حکومت کے سربراہ نے وعدے کئے لیکن ایک بھی وعدہ کا ایفا نہ کیا، نہ ایک عالم دین کو فورتھ شیڈول سے نکالا گیا۔ نہ ایک مدرسہ کو کھالوں کے سلسلہ میں سہولت دی گئی۔ لگتا یہ ہے کہ حکومت نے تہیہ کررکھا ہے کہ جھوٹے وعدے کئے جاؤ، ہاں میں ہاں ملائے جاؤ، لیکن ان کا مطالبہ ایک بھی تسلیم نہ کرو۔

۸...... اب حال ہی میں قومی اسمبلی سے انتخابی اصلاحات کا جو بل منظور کرایا گیا ہے اس میں اسمبلی الیکشن کے لئے امیدواران کو حلف نامہ جمع کرانا پڑتا تھا کہ ”میں حلفیہ صدق دل سے اقرار کرتا ہوں“..... اب اس عبارت کو یوں بدل دیا کہ ”میں اقرار کرتا ہوں“....... آخر ختم نبوت کے حلف نامہ کو اقرار نامہ میں تبدیل کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ میرے خیال میں میاں صاحبان اتنے سادہ نہیں ہیں کہ وہ حلف نامہ اور اقرار نامہ کے فرق کو نہ سمجھتے ہوں۔ یہ جو کچھ بھی ہورہا ہے ایک گہری سوچ اور خطرناک چال کا حصہ ہے۔ قادیانیوں کو رعایت دینے کے لئے اور ختم نبوت سے متعلق ترمیم کو غیر مؤثر بنانے کے لئے جو کچھ ہوسکتا ہے۔ حکومت موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی، یہ بلاوجہ نہیں، اس کے پس پردہ چھپے ہوئے ہاتھوں کو غیر مؤثر بنانا ضروری ہے۔ لگتا ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے ان تمام حالات سے کوئی سبق نہیں سیکھا، قادیانیت نوازی کی نحوست نے ان کو دیدۂ عبرت بنائے بغیر نہیں چھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ کے غضب سے ہم پناہ چاہتے ہیں۔ (روزنامہ اسلام ۴؍اکتوبر ۲۰۱۷ء)

قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ عمرہ کے لئے حجاز مقدس تشریف لے گئے تھے۔ آپ کو صورت حال کا علم ہوا تو آپ نے جناب نواز شریف کو فون کر کے فرمایا کہ فوراً سے بھی پہلے اس کی تلافی کی جائے۔ غرض جہاں پر جو شخص تھا اس نے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ یہ ترمیمی بل واپس لیا جائے۔

۴؍اکتوبر کو رات گئے فقیر راقم اور مولانا قاضی احسان احمد جامعۃ الرشید کراچی کے مہتمم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ سے ملنے کے لئے گئے۔ اس موقعہ پر موجود حضرات سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ ملک بھر کے نامور قانون دان حضرات سے مشورہ کر چکے تھے۔ اس ملاقات میں معلوم ہوا کہ پرویز مشرف کے زمانہ میں انتخابی اصلاحات کا جو بل پاس ہوا اور اس وقت وہ لاگو تھا اس کی دفعہ ۷ کی شق بی اور سی حذف کر دی گئی ہے۔ اس میں یہ حلف نامہ بھی تھا۔ اس پر شدید تشویش ہوئی۔ رات دو بجے کراچی دفتر واپسی ہوئی۔ پوری رات اضطراب میں گزری اگلے دن اخبارات سے بہت ساری تفصیلات کا علم ہوا۔

دفعہ ۷ کی شقوں کا مسئلہ

جنرل ضیاء الحق صاحب نے ملک میں جداگانہ طرز انتخاب طے کیا تو مسلمانوں اور غیر مسلم اقلیتوں کے ووٹروں کی انتخابی فہرستیں علیحدہ علیحدہ شائع ہوں گی۔ شائع ہوئیں، الیکشن ہوتے رہے۔ یہ نظام رائج رہا۔ جناب جنرل پرویز مشرف تشریف لائے تو انہوں نے جداگانہ طرز انتخاب کو مخلوط طرز انتخاب سے بدل دیا۔ جس میں ختم نبوت کا حلف نامہ بھی حذف ہوا۔ مسلم غیر مسلم کی انتخابی فہرستیں بھی ایک ہوگئیں۔

اس پر ۲۰۰۲ء کے رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ کو ظہر کے قریب عبدالخلیل میں اپنے مخدوم اور قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ سے مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد کی سربراہی میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی اور فقیر راقم کی ملاقات ہوئی۔ ساری صورت حال تفصیل سے عرض کی کہ حلف نامہ بھی حذف ہوگیا ہے اور قادیانیوں کی فہرستیں بھی مسلمانوں کے ساتھ بنیں گی۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے فرمایا کہ آپ اپنے رفقاء کو کہیں میں بھی جمعیت علماء اسلام کے ذمہ داران سے کہتا ہوں۔ اگر کل عیدالفطر بنتی ہے تو کل سے اس پر احتجاج شروع کرتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہوا تو کم از کم اتمام حجت کے فرض سے سبکدوش ہوں گے۔ چنانچہ عید پر اور اس کے بعد یہ موضوع ایک حساس اہمیت اختیار کر گیا۔

قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے عید کے فوری بعد پھر ہم سب کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ میٹنگ میں طے پایا کہ جمعیت علماء اسلام کی دعوت پر تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کی لاہور کے فلیٹیز ہوٹل میں اے پی سی بلائی جائے داعی حضرت مولانا فضل الرحمٰن ہوں۔ دعوت نامہ شائع کرنا مولانا قاری نذیر احمد مرحوم اور فقیر کے ذمہ لگا۔ سیاسی جماعتوں سے رابطہ اور دعوت نامہ پہنچانے کی ذمہ داری مخدوم گرامی حضرت مولانا عبدالغفور حیدری ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام کے ذمہ لگی۔ دینی جماعتوں اور بالخصوص اپنے مسلک کی قیادت کو دعوت نامہ دینا فقیر کے ذمہ رہا۔ اے پی سی کے انتظامات کی ذمہ داری مولانا مفتی محمد جمیل خان کے سپرد کی گئی۔

اے۔ پی۔ سی فلیٹیز ہوٹل لاہور میں داعی حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

جناب نوابزادہ نصراللہ خان مرحوم، پروفیسر ساجد میر، جناب ساجد علی نقوی، غرض چاروں مکاتب فکر اور پورے ملک کی دینی قیادت شریک اجلاس ہوئی۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ ایک ہفتہ کا پرویز مشرف حکومت کو نوٹس دیا جائے کہ وہ قادیانیوں کے غیرمسلم ہونے کی صراحت اور حلف نامہ اور اقلیتوں کے لئے علیحدہ ووٹرلسٹوں کو پہلی صورت میں بحال کریں ورنہ ہفتہ کے بعد ملک بھر میں تحریک منظم کی جائے گی۔

اپنی تاریخ میں پہلی بار پرویز مشرف نے شکست تسلیم کی۔ اس کی گردن میں فٹ سریا ٹیڑھا ہو۔ رعونت ہوا ہوئی اور یہ کہ اے. پی. سی کے دوسرے روز اعلان کر دیا کہ تمام مطالبات منظور ہیں۔ چنانچہ ۲۰۰۲ء کی انتخابی اصلاحات میں دفعہ ۷ کی بی اور سی میں حلف نامہ اور قادیانیوں کے غیرمسلم ہونے کی حیثیت برقرار رکھنے کا مسئلہ شامل ہوا، اور بھی تفصیلات ہیں جنہیں اس وقت زیر بحث نہیں لاتا۔

اب اکتوبر ۲۰۱۷ء کے اوائل میں نواز شریف کی نون لیگ کی حکومت نے قادیانیوں کی وہ ضرورت پوری کردی جو پرویز مشرف دور میں پوری نہ ہوسکی۔ جناب نواز شریف کی لیگ کی تاریخی اسلام دشمنی، ختم نبوت سے غداری اور قادیانیت نوازی کی بدترین شکل تھی جو ایک عذاب وغضب کے طور پر قوم پر مسلط کی گئی۔ اس پر کراچی سے لے کر خیبر تک پورا ملک سراپا احتجاج ہوا۔ حق تعالیٰ کی توفیق سے فقیر نے یہ صورتحال ایڈوانس میسج پر آڈیو ریکارڈ کے ذریعہ قائد جمعیۃ کو بھجوائی۔ جس میں مندرجہ بالا ساری تفصیل گوش گزار کی۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت قائد محترم کو دنیا و آخرت میں اس کی بہترین جزائے خیر دیں کہ اگلے لمحہ آپ نے مدینہ طیبہ سے فقیر کو فون کیا اور فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام کا پارلیمانی اجلاس شروع ہے۔ یہ ارکان وزیراعظم جناب شاہد خاقان عباسی کو مل رہے ہیں۔ نواز شریف کو دوٹوک میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر فوری اس مسئلہ کا حل نہ نکالا، تلافی نہ کی، دفعات کو بحال نہ کیا تو ہماری راہیں جدا۔ تمام سیاسی مصلحتوں کو قربان کیا جاسکتا ہے۔ اسلام، ایمان اور عقیدہ ختم نبوت کو نظر انداز کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کی اس حوصلہ افزاء، ایمان پرور گفتگو سے دل ودماغ سے بوجھ اترا۔

فقیر راقم نے جناب عزت مآب راجہ ظفرالحق اور حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب مدظلہ کو فون کیا۔ ساری صورتحال عرض کی۔ ان حضرات نے حکومتی حلقوں میں پیش رفت کی خوشخبریوں سے آگاہ کیا۔

کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا

رب کریم نے کرم فرمایا کہ ۴؍اکتوبر کی شام کو ۲۰۰۲ء کی انتخابی اصلاحات دوبارہ نافذ کردی گئیں۔ ۲؍اکتوبر ۲۰۱۷ء کے بل میں ترمیم کردی گئی۔ پاکستان کی تاریخ کا یہ پہلا واقعہ کہ آج ایک ترمیمی بل منظور ہوا۔ ایک روز بعد اس میں ترمیم کردی گئی۔ اس موقعہ پر وہ حضرات، جماعتیں، ادارے، شخصیات اور مسالک جنہوں نے ختم نبوت کی اس جدوجہد میں کسی بھی قسم کا جتنا بھی فرض ادا فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ حق تعالیٰ کے کرم کو دیکھیں کہ اتنی جلدی ایک بار پھر قادیانیت نے شکست کھائی۔ بلکہ یوں تعبیر بہتر ہوگی کہ ’’ایک بار پھر کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا۔‘‘

یاد رہے! کہ ۴، ۵، ۶؍اکتوبر کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عمومی کا لاہور میں اجلاس تھا۔ ان

حضرات نے لحہ بہ لحہ صورت حال پر نظر رکھی۔ ذمہ داروں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ سنجیدگی سے نوٹس لے کر تلافی کرے۔ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے ترمیمی بل میں بھی ترمیم پر جہاں متعلقہ حضرات کو مبارک باد دی وہاں پر حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ترمیم کے ذریعہ قادیانیت نوازی، کفر پروری، ختم نبوت سے غداری کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دے۔ خود جناب شہباز شریف صاحب نے فرمایا کہ سازشی مجرم کا تعین کر کے اسے کابینہ سے نکالا جائے۔ اس پر قومی اسمبلی میں جناب راجہ ظفرالحق صاحب کی سربراہی میں کمیشن بن چکا ہے۔ کچھ دنوں بعد قومی اسمبلی کے اجلاس میں حکومتی رکن قومی اسمبلی جناب کیپٹن صفدر نے دھواں دھار تقریر فرمائی، جو یہ ہے:

جناب کیپٹن (ر) صفدر کا قومی اسمبلی میں خطاب

حضرت قائداعظم یونیورسٹی کے ایک شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام کے ساتھ جو منسوب کیا گیا ہے وہ شخص متنازعہ ہے ۱۹۵۳ء کا آئین اس کو کافر قرار دے رہا ہے۔ ہم اس پاکستان کے اندر اس کے نام کے ساتھ کسی ایسے شعبہ کو منسوب ہونا پسند نہیں کریں گے۔ کیوں طارق اللہ صاحب!

مولانا مودودی نے دو کتابیں لکھیں: ایک ’’قادیانی مسئلہ‘‘ کتاب لکھی۔ جب عرب اسرائیل وار ہوئی اس دور کے بعد اب عربوں کو پاکستان کے اندر سے پار جانے تھی۔ جب پار کے لئے انہوں نے بات کی تو یہاں سے جہازوں کے جہاز بھرتی ہو کر گئے اور بعد میں سعودی گورنمنٹ نے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ (رضا ہراج صاحب! برکت والی بات ہو رہی ہے) ہمارا پیغام اسرائیل میں کیسے جا رہا ہے جب ان کی ایجنسیوں نے رپورٹ دی کہ پاکستان سے جو لوگ آئے ہوئے ہیں وہ اس کو لیک آؤٹ کر رہے ہیں تو اس پہ حضرت سید ابوالاعلیٰ مودودی نے کتاب لکھی۔ آج ان کی قبر منور ہے، نور سے بھری ہوئی ہے۔ ۱۹۶۲ء کے اندر کویت میں یہ کتاب شائع ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے ۴۲۵ صفحات کی ایک کتاب لکھی اس کی عربی میں ٹرانسلیشن ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک اسرائیل کا اور تاج برطانیہ کا لگایا ہوا خودکاشتہ پودا تھا جو برصغیر میں مسلمانوں کے اندر ایک فرقہ بنانا چاہ رہا تھا۔ اس کے بعد ان سب لوگوں کو واپس کیا۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی کی ان کتابوں کی عربی میں ٹرانسلیشن ہوئی، پھر افریقہ میں ان کتابوں کو بھیجا گیا آج ان لوگوں کی خدمات ہم نے لائبریریز کے اندر رکھ دی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر! سر اگر اس قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کا نام چینج نہ کیا گیا تو میں یہاں پر ہر روز احتجاج بھی کروں گا اور دوسری سب سے بڑی بات جو میں قرارداد میں بھی لے کر آنا چاہ رہا ہوں کہ افواج پاکستان کے اندر قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی لگائی جائے۔ احمدیوں کی بھرتی پر بھی پابندی لگائی جائے اور لاہوری گروپ پر بھی پابندی لگائی جائے۔ اس لئے کہ ان کے دین میں ان کے جھوٹے مذہب کے اندر جہاد فی سبیل اللہ کا کانسپٹ نہیں ہے۔ اور کتنا ظلم ہوا جب ہم ۱۹۷۱ء کی جنگ لڑ رہے تھے ٹینک کور کمانڈر جنرل عبدالعلی قادیانی، اس کا بھائی قادیانی اور میں تو حیران ہوں چودھری ظفر ایئر فورس کا چیف وہ بھی قادیانی۔ کیا یہ لوگ جو ہمارے نبی کی ختم نبوت (ﷺ) پر رکیک حملے کرتے ہیں، کیا یہ اس کے نام سے بننے والے ملک سے وفادار ہوں گے؟

اتنی جرأت سے کوئی بات نہیں کرے گا، جناب ڈپٹی سپیکر! سر آج وقت ہے، آج فیصلہ لے لو ورنہ یہ زندگی بڑی مختصر ہے۔ کھربوں کا سفر قبر کے اندر ہے، عالم برزخ ہے، روز محشر ہے، شفاعت ہے، ایک طرف جنت ہے اور ایک طرف جہنم ہے۔ آؤ! فیصلہ کرلو کہ نبی کے دشمنوں کو اس ملک کے اندر اہم عہدوں پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ آج گریڈ بائیس کے لوگ کیوں نہیں آ کے آپ کو ایک حلف نامہ دیتے؟ کہ آقا ﷺ کے نعلین پاک پر ہماری نسلیں قربان، ہم ان کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ پاکستان ہے، یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، یہ بائیس کروڑ عوام کا ملک ہے۔ تمام مکتبہ فکر کے لوگ اس چیز پر اتفاق کرتے ہیں۔ میں چار عدالتوں کے حوالے آپ کو دے رہا ہوں، دو حوالہ جات پاکستان بننے سے پہلے کے ہیں اور دو حوالہ جات پاکستان بننے کے بعد کے ہیں۔ ایک سول جج ہیں فاروقی صاحب، ایک بہاولپور کی عدالت میں سیشن جج کا فیصلہ، ایک گورداسپور کی عدالت میں، جج مسلمان نہیں ہے وہ فیصلہ دے رہا ہے کہ یہ فرقہ مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہے۔ اگر لڑکی مسلمان ہے لڑکا قادیانی، لاہوری، احمدی ہے نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ چار فیصلے ہیں، یہ تو ہمارے ۱۹۷۳ء کے آئین میں ہے۔ کیا لوگ تھے وہ۔ لوگ مجھے کہتے ہیں میں سیاست سے ہٹ کر بات کرتا ہوں۔ ذوالفقار علی بھٹو کو میں شہید اس وجہ سے کہتا ہوں کہ اس نے ختم نبوت کا تحفظ کیا تھا، اس کو تختہ دار پر چڑھنا پڑا۔

جناب سپیکر! آج لوگوں کو تختہ دار چومنا پڑے گا۔ طارق اللہ صاحب! قائد اعظم یونیورسٹی والے مسئلہ پر آپ قرارداد لے آئیں اور افواج پاکستان میں قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی پر میں قرارداد لے کر آؤں گا۔ میں اس پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں جو شخص جہاد فی سبیل اللہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہماری پاک فوج کا حصہ نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اگر آپ لوگ اس سے آنکھیں چرائیں گے، دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی ذلت ہے۔ اور جناب میں حیران ہوں کہ ہماری عدالتوں کے کردار پر، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو جسٹس منیر نے بلایا۔ مکالمہ ہو رہا ہے، بخاری سید کے درمیان اور جسٹس منیر کے درمیان۔ جس طرح ۱۹۵۳ء کی رپورٹ پر جو ختم نبوت کی تحریک چلی تھی تو اس پہ بطور لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ایک رپورٹ لکھی اور اقبال کا بیٹا تڑپ اٹھا، جسٹس اقبال۔ جاوید اقبال نے کہا کہ کاش اس رپورٹ کو شائع نہ کیا جاتا۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جسٹس منیر کی رپورٹ ایک دروازہ کھول رہی ہے قادیانیوں کے لئے۔ میں دکھ سے یہ کہہ رہا ہوں جہاں مولوی تمیز الدین کے خلاف جسٹس منیر نے فیصلہ دے کر ملک دولخت کیا وہاں وہ شخص قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دینے جا رہا تھا۔ شکر ہے اللہ کا کہ اس وقت ایمان افروز طاقتیں، ایک وہ طاقت بھی تھی یہ ہماری تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔

اگر جسٹس منیر کو ہم دیکھیں اور اس سے چلتے چلتے ایوب خان کے دور کو دیکھیں تو جسٹس منیر، ایوب خان کا دست و بازو بنا۔ جب ہم مشرف تک آتے ہیں پھر ہمیں کون ملتا ہے کہیں ہمیں ڈوگر کورٹس ملتی ہیں، کہیں ہمیں جسٹس ارشاد ملتا ہے۔ آج ان کی تین تین سال نوکریاں ختم ہوگئی ہیں۔ کیا ان کو یہ حق حاصل تھا کہ قادیانیوں مرتدوں، لاہوریوں اور احمدیوں کو یہ اپنے قانون کے نیچے بٹھا کر ان کو ایک دفاع دیتے۔

اس سارے بیک گراؤنڈ کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں آج ڈپٹی سپیکر سے، بائیس کروڑ کی اسمبلی سے ریکوسٹ کررہا ہوں کہ خدا کے لئے ہماری عدلیہ کے اندر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کا بھی عقیدہ ختم نبوت کے سرٹیفکیٹ پر دستخط کروانا چاہئے۔ کیا یہ لوگ ماضی میں اس فرقے سے تعلق تو نہیں رکھتے تھے، یا چھپ کے ہماری صفوں میں بیٹھ گئے ہیں؟ کیا یہ قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کریں گے؟ آج ہمیں عدلیہ کے نظام میں بھی تبدیلی لانا پڑی گی۔ افواج پاکستان کی بھرتی میں بھی تبدیلی لانا پڑے گی اور میں یہ بات کہتا ہوں نادراوالوں کو اب بتانا پڑے گا کہ جو لوگ ڈیول نیشنل ہیں۔ ہمارا پاسپورٹ بھی رکھا ہوا ہے، برطانیہ کا بھی رکھا ہوا ہے، امریکہ کا بھی رکھا ہے اور اسی طرح باقی ممالک کا بھی رکھا ہے۔ کیا ان لوگوں پر کوئی کڑی نظر رکھ رہا ہے کہ وہ ان ملکوں سے اسرائیل کو وزٹ کرتے ہوں۔ ہمارا ملک ایک ایٹمی پاکستان ہے ہم نے اٹامک انرجی کمیشن کو بچانا ہے، ان سازشیوں سے بچانا ہے۔ لہٰذا تحفظ ختم نبوت کا قانون الیکشن کمیشن کو بھی بتانا پڑے گا۔ ہر پارٹی کو چاہئے کہ جب وہ ٹکٹ دیں تو ساتھ ایک سرٹیفکیٹ، اقرارنامہ وہاں پہ بھی لیا جائے کہ میں آقا ﷺ محبوب خدا، نبی برحق پر، اس کی ختم نبوت پر یا خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھتا ہوں، پھر اس کو ٹکٹ دیا جائے۔ تب یہ بات آگے چلے۔

میں چاہتا ہوں کہ جو ہمارا اٹامک انرجی کمیشن ہے اس پہ بھی کام کیا جائے۔ ایجنسیاں ہم ایم. این. ایز کے پیچھے نہ دوڑیں۔ ہمارے ٹیلی فون ریکارڈ نہ کریں۔ ہمیں الحمدللہ! ایک ایک لاکھ لوگوں کا اعتماد حاصل ہے وہ خواہ کسی بھی پارٹی سے ہوں۔ ہمیں تو صادق وامین اسی دن لوگ کہہ دیتے ہیں جب رات کو بکسے کھلتے ہیں۔ ہمیں کسی سے صادق و امین کا سرٹیفکیٹ نہیں چاہئے، ہمارے ماں باپ کی تربیت ہی ہماری لئے صادق و امین ہے۔ کیوں شاہ محمود قریشی صاحب؟ جن آستانوں پہ ہم بیٹھ کر لوگوں کو فیض دیتے ہیں اس سے زیادہ صادق وامین کا سبق کون دے گا ہمیں؟

تو جناب ڈپٹی سپیکر! آج تاریخ کے اوراق میں چار پوائنٹ لے کر آگیا ہوں آپ اس کے کسٹوڈین ہیں ایک تو قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کا نام کسی مسلمان کے نام پر رکھیں۔ افواج پاکستان کے اندر قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی لگائیں، گریڈ بائیس کا افسر بھی یہاں پر آکر بتائے گا کہ میں عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں ان پر پابندی لگائیں، ایک حساس ادارہ ہے۔ اس پر کوئی ایسا شخص بیٹھا ہو جو نظریہ پاکستان کے خلاف ہو، جو بنگلہ دیش بننے پر ربوہ میں چراغاں کررہا ہو، جو پاکستان کے ساتھ ہونے والے ۱۲/اکتوبر کو جب مارشل لاء لگا، آئین توڑ دیا گیا تھا، یہ لوگ خوشیاں منارہے تھے کہ جس آئین نے ہمیں کافر قرار دیا ہے وہ ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے بیان دیا اس وقت میں جیل میں تھا۔ میں نے کہا کہ ۱۲/اکتوبر کا انقلاب فوجی انقلاب نہیں یہ قادیانی انقلاب ہے۔ اس لئے کہ مشرف کا سسرال قادیانی تھا اور ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ اپنی بیٹیاں بڑے بڑے عہدوں پر بیاہ کر ان بیٹیوں سے یہ کام لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! میں تلخ حقائق بیان کررہا ہوں صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اور نبی کی شفاعت کے لئے۔ جو میں الفاظ بیان کررہا ہوں میں بطور ایک آستانہ کے ایک خانوادہ ہونے کی نیت سے اس حیثیت سے میرے اوپر فرض ہے۔ میری رگوں میں خون علیؓ دوڑ رہا ہے۔ آپ اس حق وصداقت کی بات کرو، چھوڑ دو اس

ایم این اے شپ کو، چھوڑ دو اس دنیا کی رفعت کو اور اس کی عارضی عزت کو۔ تمہارے لئے اللہ نے اور عزتیں اور رفعتیں رکھی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! یہ کردار آپ کو ادا کرنا پڑے گا۔ یہ چار میرے پوائنٹ ہیں۔ اگر یہ طارق اللہ صاحب اور یہ سارے مل کے اور شاہ محمود قریشی سیاست سے ہٹ کر میرے ساتھ اس بات پہ چلیں گے تو کل جب ان کے بزرگوں کا عرس ہوگا تو میں وہاں جاکے اس چیز کی شہادت دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر! اب ہمیں دو دن میں جواب چاہئے ورنہ ہاؤس کا سیلس لے لیں۔ قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو تو ابھی آپ ہاؤس کا سیلس لے کر تبدیل کردیں اس میں کوئی بڑی بات نہیں، کنسس کرلیں۔

(محترم جناب کیپٹن (ر) صفدر کی تقریر ختم ہوئی)

اس تقریر پر محترم جناب رانا ثناء اللہ پنجاب کے وزیر انصاف وقانون نے ایک مغالطہ آمیز اور متنازعہ، قادیانیوں کے حق میں سماء ٹی وی پر بیان دیا ”جو کسی بھی طرح نہ قرین انصاف ہے نہ مطابق قانون ہے۔“ اس پر ملک بھر میں ایک بار پھر احتجاج شروع ہوگیا۔ لگتا یہ ہے کہ نون لیگ حکومت کی اس قادیانیت نوازی کے باعث ان کے پاؤں تلے زمین کھسک رہی ہے۔ غلطی پر غلطی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ فقیر راقم نے جناب رانا صاحب کے بیان کے جواب میں چند گزارشات گوش گزار کیں، جو یہ ہیں:

وزیر قانون جناب رانا ثناء اللہ سے چند کھلی گزارش

محترم جناب رانا ثناء اللہ صاحب کا ایک انٹرویو ۱۱ر اکتوبر ۲۰۱۷ء کو سماء ٹی وی پر آیا ہے۔ جس میں جناب رانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ:

الف...... ”اس ملک میں اس (قادیانی) کمیونٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ ان کے جان ومال کی حفاظت کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔“

محترم رانا صاحب کی اس بات سے سو فیصد اتفاق ہے کہ اقلیتوں کے جان ومال کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے۔ صرف ریاست نہیں بلکہ ریاست کے عوام کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اس امر میں بھی حکومت کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہوں اور اقلیتوں کے جان ومال کی نگہداشت کریں۔ لیکن رانا صاحب! کیا اجازت بخشیں گے کہ آپ سے ایک سوال کرلیا جائے کہ جس طرح ریاست وعوام کا فرض ہے کہ اقلیتوں کی جان ومال کی حفاظت کریں کیا اقلیتوں پر بھی کوئی فرض عائد ہوتا ہے یا ان کے صرف حقوق ہی ہیں، ان کے ذمہ فرائض نہیں ہیں؟ اگر ان کے ذمہ بھی فرائض ہیں تو کسی بھی ریاست کی وفادار اور امن پسند اقلیت کا فرض اولین ہے کہ وہ ریاست کے قوانین تسلیم کریں، ان کی پاسداری کریں، ان کے خلاف باغیانہ روش اختیار نہ کریں۔ قانون کی بالادستی کو دل وجان سے برقرار رکھیں۔ اگر ایک اقلیت، آئین سے بغاوت کی مرتکب ہے وہ حکومت کے منظور شدہ قوانین کو تسلیم نہیں کرتی۔ تو ایسی اقلیت کو آئین کا پابند بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے؟ قانون کی بالادستی، ریاست کی رٹ کو بحال کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اور ضرور ہے تو پھر توجہ فرمائیں! کہ آئین کہتا ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ قادیانی آئین سے بغاوت کے

مرتکب ہیں۔ان کو آئین کا پابند بنانا حکومت کی ذمہ داری تھی ، ہے،اور رہے گی ۔ یہ وہ نکتہ ہے جس پر عمل کرنے سے تمام مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جاتا۔ قادیانی قانون کی بالادستی کو تسلیم کرتے تو ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلے کے بعد سرے سے یہ مسائل پیدا ہی نہ ہوتے۔ حکومت قانون پر عمل نہ کرے۔ قادیانی قانون سے انکار وانحراف وبغاوت کا راستہ اختیار کریں تو اس کا تدارک ہونا چاہئے۔اس کا یہ حل نہیں ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے ان کے پیچھے لٹھ لے کر دوڑ پڑیں۔اس طرز عمل سے مسائل جنم لیتے ہیں۔محترم رانا صاحب ہمارے پنجاب کے وزیر انصاف ہیں وہ بھی بات ادھوری کریں تو یہ بات زخموں پر نمک پاشی کے مترادف سمجھی جائے گی ۔کاش! رانا صاحب یہ فرماتے کہ قادیانی قانون کی پاسداری کریں۔ ریاست اور عوام قادیانیوں کی جان ومال کا ہمیشہ کی طرح تحفظ کریں۔مگر ایسا نہ فرمانا پوری بات نہ کہنا قرین انصاف نہیں ہے۔

ب...... ’’قادیانی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں مساجد بناتے ہیں وہ اذان بھی دیتے ہیں بس وہ ایک پوائنٹ پر اختلاف کرتے ہیں۔‘‘

محترم رانا صاحب سے بصد ادب گزارش ہے کہ پہلے اس پر غور فرمائیں کہ نماز،روزہ،مساجد بنانا،اذان دینا، یہ اسلامی اعمال ہیں۔کفرو اسلام کا فیصلہ اعمال پر نہیں ہوتا بلکہ عقائد پر ہوتا ہے۔

ختم نبوت عقیدہ ہے اس سے انحراف کرنے والا ہزار بار اعمال بجالائے وہ غیر مسلم گردانا جائے گا۔مسیلمہ کذاب اوراس کے پیرو نماز پڑھتے تھے،اذان دیتے تھے،روزہ رکھتے تھے،اذان میں ’’اشہد ان محمد رسول اللہ‘‘ کہتے تھے،قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے،مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے تھے لیکن جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کرکے ختم نبوت کا انکار کیا تو اس کے تمام اعمال غارت ہوئے بلکہ اس کے غلط عقیدہ اختیار کرنے سے اسے اوراس کے پیروکاروں کو امت سے علیحدہ سمجھا گیا۔یہی حال قادیانیوں کا ہے۔غرض کفرو اسلام کا فیصلہ عقائد پر ہوتا ہے،اعمال پر نہیں۔

محترم رانا صاحب!اس موقع پر انتہائی ادب سے مجھے درخواست کرنا ہے کہ اگر اعمال پر ہی کفرو اسلام کا فیصلہ کرنا ہے تو اعمال کے بارہ میں قادیانی موقف کیا ہے؟اس کو سمجھے بغیر کچھ کہنا ’’مدعی ست،گواہ چست‘‘ والی بات ہوگی۔آیئے!چند قادیانی حوالہ جات اوران کے نتائج پر پہلے نظر ڈالتے ہیں:

۱...... ’’حضرت مسیح موعود(مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی کی ذات رسول کریم ﷺ قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان(مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل،ج۱۹،نمبر۱۳،مورخہ۳۰جولائی۱۹۳۱ء)

۲...... ’’اس کے بعد حضرت مسیح موعود(مرزا صاحب) نے صاف حکم دیا کہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں نہ ہوں جب کہ ان کے غم میں ہم نے شامل ہی نہیں ہونا تو پھر جنازہ کیسا۔‘‘ (اخبار الفضل قادیان ج۳،نمبر۱۲۰مورخہ۱۸رجون۱۹۱۴ء)

۳...... ’’خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔‘‘ (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ۶۰۷ طبع ۴)

۴...... ’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ص ۲۷۵، ج ۳)

۵...... ’’کل جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘ (آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ خلیفہ قادیان)

۶...... ’’یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے...... کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔‘‘ (نبج المصلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ۲۷۴، ۲۷۵ مولفہ محمد فضل خان قادیانی)

۷...... ’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘
(کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر احمد قادیانی ص ۱۱۰)

۸...... ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔‘‘
(انوار خلافت ۹۰)

۹...... ’’(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے) فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔‘‘
(خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل ج ۱۰، نمبر ۳۲، ص ۶ مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۱۰...... ’’پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔‘‘ (مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

ان قادیانی دس حوالہ جات سے یہ دس باتیں ثابت ہوئیں کہ:

۱...... قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات، حضور سرور کائنات علیہ السلام کی ذات، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں مسلمانوں سے اختلاف ہے۔

۲...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کی شادی غمی، جنازہ، میں شرکت جائز نہیں۔

۳...... قادیانیوں کے نزدیک تمام مسلمان جو مرزا کو نبی نہیں مانتے سب نان مسلم ہیں۔

۴...... مرزا کو نہ ماننے والا جہنمی ہے۔

۵...... مرزا کو نہ ماننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

۶...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں سے اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے۔

۷...... قادیانیوں کے نزدیک مرزا کا نہ ماننے والا صرف کافر نہیں بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۸...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کو مسلمان نہ سمجھنا فرض ہے۔

۹...... مسلمانوں کا نماز جنازہ حتیٰ کہ مسلمانوں کے بچوں کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم بانی پاکستان کا نماز جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

۱۰...... مرزا قادیانی معاذ اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

ان قادیانی دس حوالہ جات سے دس نتائج برآمد ہوئے ان کے ہوتے ہوئے ان کے متعلق کہنا کہ مسلمانوں سے معمولی اختلاف ہے یہ کس طرح زیبا ہے؟ اس پر رانا صاحب سے تدبر وفکر کی درخواست ہے۔

ج...... ان حوالہ جات کے باوجود محترم رانا صاحب فرماتے ہیں کہ ''وہ (قادیانی) بس ایک پوائنٹ پر اختلاف کرتے ہیں۔ تو رانا صاحب کے اس فرمان سے بصد ادب اتفاق کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ بات بالکل خلاف واقعہ ہے۔ اس لئے کہ:

۱...... مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں قادیانیوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد مرزا قادیانی بھی اللہ کا رسول اور نبی تھا۔

۲...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھنے والے صحابہ کرامؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے زمانہ میں اس کو قبول کرنے والے بھی صحابی ہیں۔

۳...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کا خاندان اہل بیتؓ ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا خاندان بھی اہل بیت ہے۔

۴...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کی ازواج امہات المؤمنین ؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی بیوی بھی ام المؤمنین ہے۔

۵...... مسلمانوں کے نزدیک مدینہ منورہ میں جنت البقیع کا قبرستان مقدس ہے، قادیانیوں کے نزدیک قادیان کا بہشتی مقبرہ بھی مقدس ہے۔

۶...... مسلمانوں کے نزدیک حضور ﷺ کو نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک عالم اسلام کے کل مسلمان جو حضور ﷺ کو مانتے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں۔

۷...... مسلمانوں کے نزدیک آخرت کی نجات رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کی تصدیق واتباع میں منحصر ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کو مانے بغیر آخرت کی نجات ممکن نہیں۔

۸...... مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ قابل احترام ہیں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود دوسرا قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوگیا ہے اب اسلام اور روحانیت مرزا قادیانی سے وابستہ ہے اور وہ برکات قادیان میں ہیں۔

۹...... مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی پر بھی کلام اللہ نازل ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔

۱۰...... مسلمانوں کے نزدیک حدیث رسول اللہ ﷺ مشعل راہ ہے۔ جبکہ قادیانیوں کے نزدیک جو حدیث رسول اللہ ﷺ، مرزا قادیانی کے کلام کے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لائق ہے۔

محترم رانا صاحب! یہ باتیں ارتجالاً نوک قلم پر آ گئیں ان پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور فرمائیں۔ تو خود آپ کو احساس ہوگا کہ قادیانی ''بس ایک پوائنٹ سے اختلاف کرتے ہیں'' آپ کا یہ جملہ حقیقت سے کتنا بعید ہے؟

د...... محترم رانا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ'' قادیانی مسجدیں بناتے اور اذانیں دیتے ہیں۔ اس پر سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ سنا ہے کہ: ''باغبان نے چمن بیچ ڈالا''۔''

محترمی! پاکستان کے قانون میں قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسی پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ کے وزیر قانون قادیانی عبادت گاہ کو مسجد قرار دے رہے ہیں۔ قادیانی مسلمانوں کی طرز پر اذان نہیں دے سکتے۔ وزیر قانون ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ اذانیں دیتے ہیں۔ گویا کہ وزیر قانون تسلیم کرتے ہیں کہ قادیانی قانون پاکستان کے توڑنے والے ہیں۔ ان قانون کے باغیوں کو قانون کا پابند بنانا چاہئے یا ان کی وکالت کرنی چاہئے؟ اب یہ فیصلہ کرنا ہمارے وزیر قانون وانصاف پنجاب کے ذمہ ہے۔

ھ...... رانا صاحب فرماتے ہیں کہ'' قادیانی خود کو نان مسلم نہیں مانتے۔''

محترمی! یہی تو جھگڑا ہے کہ وہ قادیانیت کو اسلام کہتے ہیں۔ قادیانی ہو کر اسلام کا ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔ خود کو مسلمان اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو نان مسلم کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے تشخص کو مجروح کرنا، اسلام کے تشخص کو برباد کرنا اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پیش کرنا۔ یہ وہ قادیانی جرائم ہیں جن کے باعث ان کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اب قادیانیوں کا کہنا کہ کسی اسمبلی کو حق نہیں کہ وہ کسی کو کافر قرار دے۔ خوب بلکہ خوب تر۔ گویا قادیانیوں کو تو حق حاصل ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو مرزا قادیانی کے نہ ماننے کی وجہ سے کافر قرار دیں۔ لیکن قومی اسمبلی ایسے منتخب ادارہ کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کے متعلق قانون سازی کرے۔

چلیں! ٹھیک سہی۔ لیکن قادیانی قیادت اس بارہ میں کیا ارشاد فرماتی ہے کہ جب قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو تمہارے خلیفہ کیوں قومی اسمبلی میں پیش ہوئے؟۔ آپ کی جماعت قومی اسمبلی کی کاروائی میں کیوں شریک ہوئی؟۔ اور پھر یہ شرکت بھی تمہاری جماعت کی درخواست پر ہوئی کہ ہمیں قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے دیا جائے۔ خود اپنی مرضی سے درخواست دی۔ خوشی خوشی خلیفہ صاحب اس کارروائی کا حصہ بنے۔ اب انکار ''چہ معنی دارد''؟۔ ہر ملک کی قومی اسمبلی کو قانون سازی کا حق ہے تو پاکستان کی قومی اسمبلی پر اعتراض کیوں؟ کیا یہ پاکستان کو بدنام کرنے کی قادیانی سازش نہیں ہے؟ ہے، اور یقیناً ہے۔ تو کیا ان کی وکالت کرنی چاہئے؟

و...... بات کو ختم کرنے سے قبل ایک وضاحت ضروری ہے۔

رانا صاحب! ایک ہندو جب کسی مسلمان سے ملتا ہے تو اس کا مسلمان سے ملتے ہی پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں رام کو ماننے والا ہوں یہ مسلمان، اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہے۔ میں وید کو مانتا ہوں یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں

ہندو ہوں یہ مسلمان ہے۔ ایک عیسائی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے تو اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں۔ یہ حضور علیہ السلام کا امتی ہے میں انجیل کو مانتا ہوں اور یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں عیسائی ہوں یہ مسلمان ہے۔ ایک یہودی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں یہ حضور علیہ السلام کا امتی ہے، میں تورات کو مانتا ہوں یہ قرآن مجید کو مانتا ہے میں یہودی ہوں یہ مسلمان ہے۔

جب کوئی سکھ مسلمان کو ملتا ہے تو اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں بابا نانک کا مرید ہوں یہ حضور ﷺ کا غلام ہے۔ میں گرنتھ کو مانتا ہوں۔ یہ قرآن مجید کو مانتا ہے میں سکھ ہوں یہ مسلمان ہے۔ گویا ہندو، عیسائی، یہودی، سکھ نے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کیا کہ حضور ﷺ کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ دنیا میں صرف قادیانی ایک ایسا طبقہ ہے کہ جب کوئی قادیانی کسی مسلمان کو ملتا ہے تو قادیانی کا مسلمان کو ملتے ہی پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں مرزا قادیانی کو ماننے والا مسلمان ہوں اور یہ مسلمان حضور ﷺ کو ماننے والا نان مسلم ہے۔

اے کاش مسلمان سوچیں! کہ قادیانی آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور آپ ان کے متعلق کیا کیا وکالت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں؟ بہیں تفاوت!!! (وزیر قانون جناب رانا ثناء اللہ سے کی گئی گزارشات ختم ہوئیں)

گزشتہ ایک ہفتہ (اوائل اکتوبر) میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کے سلسلہ میں جو تازہ صورت حال تھی وہ عرض کردی ہے۔ مزید اس پر انتہائی اعتدال وانصاف اور حق پسندی سے قانون کے دائرے میں رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے اپنی جدوجہد کو نئے ولولہ وجذبہ سے جاری رکھیں۔ خدا کرے جلد قادیانیت کے کفر کا خاتمہ ہو۔ اللہ رب العزت، قادیانیوں کو ایمان واسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے قبول کرنے کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔ ان کا اور امت مسلمہ کا اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے۔

تازہ صورتحال اور ہماری ذمہ داری

یاد رہے! کہ بعض ایجنسیاں عقیدہ ختم نبوت کی اس تازہ صورتحال کو سیاسی مفادات کے لئے نیا رنگ دے رہی ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ، دین کا بنیادی واساسی مسئلہ ہے اسے سیاسی اغراض، ذاتی مقاصد یا کسی کے سیاسی قد کے اتار وچڑھاؤ کے لئے استعمال کرنا شرعاً واخلاقاً کسی بھی طرح روا نہیں۔ اسے غلط مقاصد کے لئے استعمال کرنے والا۔ خدا تعالیٰ ورسول ﷺ کی ذات اقدس سے دشمنی کا مرتکب ہوگا۔ حق تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ فرمائیں۔ آمین! ثم آمین!

مولانا اللہ وسایا کا خطبہ جمعہ

۲۹ ستمبر ۲۰۱۷ء کو جامع مسجد فاروقیہ غازی آباد چیچہ وطنی میں خطبہ جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں کثیر تعداد میں فدایان ختم نبوت نے شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا ملک میں کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ کیونکہ بقول علامہ اقبال: ’’قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔‘‘ ملک میں اس وقت تک امن وامان کی فضاء قائم نہیں ہوسکتی۔ جب تک ملک دشمن عناصر سرکاری عہدوں پر تعینات ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت

مولانا محمد قاسم رحمانی

عالم انسانی اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ کاروان زندگی اپنی راہ منزل کو گم کر کے کھیل تماشے میں معروف تھا۔ جرم، گناہ کی تاریکی میں نشوونما پاتا ہے۔ حیات انسانی مجرموں، ظالموں کی محکوم تھی۔ کوئی دادرسی کرنے والا نہ تھا۔ زندگی کے ہر حصہ میں کفر، شرک کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ ہر طرف فساد ہی فساد تھا۔ بت پرستی عروج پر تھی۔ شراب نوشی کا دور دورا تھا۔

غرضیکہ انسانیت ظلم، کفر، شرک کی چکی میں پس رہی تھی۔ عالم انسانیت پر قیامت کی سیاہ رات چھائی ہوئی تھی۔ خون، حزن کے سائے پھیل کر کل حیات انسانی پر محیط ہو چکے تھے۔ ہر گوشہ حیات میں ابتری پھیل چکی تھی۔ روح انسانی نہیں روح کائنات ہی مضطرب پریشان آتش خوف میں جل رہی تھی۔ اسے اس نجات دہندہ ہستی کا انتظار تھا۔ جس نے رحمت للعالمین بن کر ظہور کرنا تھا۔ وہ عظیم ہستی جو منتظر حیات زمانہ تھی۔ صرف انسانیت کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آنا تھا اور ایک مثالی معاشرے کی بنیاد رکھنی تھی۔ انسانیت کو کفر، شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید خداوندی کی روشنی میں لانا تھا۔ آخر وہ مبارک گھڑی آ پہنچی۔

صحرائے عرب، سرزمین مکہ، بیت اللہ کے امین حضرت عبدالمطلب کا گھر ۹ ربیع الاول اتوار اور سوموار کی درمیانی شب صبح صادق کے وقت نبی رحمت شفیع امت ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ آپ کی ولادت سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے یتیمی کی حالت میں آنکھیں کھولیں۔ والد کا عظیم سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ حضرت عبداللہ حضرت عبدالمطلب کو بہت پیارے تھے۔ جب انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کے گھر یتیم پوتے کی ولادت کی نوید سنی تو خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ آپ ﷺ کو سعادت دعا کے لئے خانہ کعبہ لے گئے۔ ساتویں دن عقیقہ کیا۔ عزیز واقارب کی دعوت کی اور آپ کا نام نامی اسم گرامی محمدؐ رکھا جو پہلے کسی قبیلے میں نام نہ رکھا گیا تھا۔

لوگوں نے تعجب کیا اور وجہ پوچھی تو آپ ﷺ کے دادا جان نے کہا کہ میری آرزو ہے کہ میرا یہ بچہ دنیا بھر کا ممدوح بنے۔ آپ ﷺ آگے چل کر ممدوح الہ العلمین، ممدوح انسانیت بنے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فطرتاً احمد بنایا تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا آپ کی طبیعت مبارکہ کا خاصہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر دنیا میں بھیجا تھا اور آپ کو مقام محمود پر فائز کرنا تھا۔

ولادت باسعادت کے وقت بعض واقعات پیش آئے۔ بیہقی میں حضرت حسان بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں سات آٹھ سال کا تھا۔ دیکھی اور سنی ہوئی بات کو سمجھتا تھا۔ ایک دن ایک یہودی نے صبح کے وقت چلانا شروع کیا۔

اے جماعت یہود! تو سب جمع ہوگئے اور میں سن رہا تھا کہنے والے کہنے لگے تم کو کیا ہوا۔ وہ یہودی کہنے لگا۔ احمد ﷺ کا وہ ستارہ آج شب طلوع ہوگیا ہے جس کی ساعت میں آپ پیدا ہونے والے تھے۔ یعقوب بن سفیان نے سند حسن کے ساتھ فتح الباری میں کہا ہے کہ ایک یہودی مکہ مکرمہ آیا اور اس نے پوچھا (جس رات آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے) اے گروہ قریش اتم میں آج کی رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے تو انہوں نے کہا معلوم نہیں۔ کہنے لگا: دیکھو! کیونکہ آج کی شب اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشانی ہے (مہر نبوت ہے) پتہ کرنے پر معلوم ہوا حضرت عبداللہ کا بیٹا حضرت عبدالمطلب کا پوتا ہوا ہے۔ وہ یہودی آپ کی والدہ کے پاس گیا۔ آنحضرت ﷺ کو دیکھا۔ مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان دیکھ کر بیہوش ہوکر گر پڑا۔ ہوش آنے پر لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا۔ اس نے کہا: آج بنی اسرائیل سے نبوت ختم ہوگئی۔ اے گروہ قریش! سن لو۔ واللہ! یہ تم پر اتنا غلبہ حاصل کرے گا۔ مشرق، مغرب تک اس کی خبر شائع ہوگی۔

اس یہودی عالم (حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی اور تورات کا عالم ہے) نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی علامات تورات میں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی پڑھ کر آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی تصدیق کردی۔ مہر نبوت جو آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان تھی۔ وہ بھی آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی تصدیق کرتی تھی کہ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا ہے۔ بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کی تصدیق کردی۔ اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ میرے بعد اب ایک رسول آئے گا جس کا نام نامی اسم گرامی احمد ہوگا۔ انجیل میں بھی حضور اقدس ﷺ کو آخری نبی کہا گیا ہے۔ زبور نے بھی آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہا ہے۔

گویا تورات، زبور، انجیل اور قرآن کریم نے آپ ﷺ کو ہی خاتم النبیین کہا ہے۔ ایک یہودی عالم نے مہر نبوت دیکھ کر یقین کرلیا اور آپ ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرلیا۔ کیونکہ آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کسی پیغمبر کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت نہیں تھی۔

ولادت باسعادت کے وقت عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ، ام عثمان ثقفیہ جن کا نام فاطمہ بنت عبداللہ ہے، سے روایت کرتے ہیں:

وہ کہتی ہیں جس وقت آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہوگیا اور آسمان سے ستارے جھک کر اتنے قریب آگئے کہ مجھے خوف محسوس ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (گویا آسمان کے ستاروں نے آنحضرت ﷺ کو جھک کر سلامی دی) خانہ کعبہ منور ہوگیا (گویا اس کو بتوں سے پاک اور آباد کرنے والی عرب کی اجڑی ہوئی دھرتی کو آباد کرنے والی عظیم ہستی تشریف لاچکی ہے) ولادت باسعادت کے بعد عرب کے مشہور طریقے کے تحت آپ ﷺ کو صحرائے عرب دیہات میں بہترین پرورش کے لئے جاتا ہے۔ طائف سے کافی ساری دائیاں مکہ مکرمہ آئیں اور مالدار لوگوں کے بچوں کو گود میں لے لیا۔ قبیلہ بنی سعد کی خاتون جو بالکل غریب ہے سواری بھی کمزور ہے۔ گھر فاقہ ہے۔ سب سے آخر میں مکہ مکرمہ تشریف لاتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے امیر لوگوں کے سب بچے دائیوں نے لے لئے ہیں۔ صرف ایک بچہ ہے جو یتیم ہے۔ اماں حلیمہ سعدیہ کی مقدر پر قربان جاؤں فیصلہ خداوندی تھا۔ اماں حلیمہ سعدیہ کو پوری کائنات میں یتیموں، بے سہارا غریبوں محتاجوں، بے کسوں اور

غریبوں کے سہارا بننے والے نبی آخرالزمان کی دائی بنانا تھا۔ اماں حلیمہ سعدیہ نے آپ ﷺ کو گود میں لیتے ہی محسوس کرلیا تھا کہ یہ عام بچہ نہیں ہے۔ دوسری دائیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے قریب آنے نہیں دیا اور اماں حلیمہ سعدیہ کو بغیر اپنے محبوب کے جانے نہیں دیا۔ اماں حلیمہ سعدیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہ شرف بخشا کہ قیامت تک اماں حلیمہ سعدیہ کی تعریف ہوگی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا: (یہ محمد اعظم چشتی صاحب ﷫ تھے)

اعظم لال حلیمہ لے گئی تے ہتھ ملدیاں رہ گیاں دائیاں

مولانا ظفراللہ بھٹی پنوں عاقل کا سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کی شوریٰ کے رکن مولوی ظفراللہ بھٹی مختصر علالت کے بعد انتقال کرگے۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین، مبلغین اور کارکنوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ وفات سے کچھ دیر پہلے اپنے بچوں اور عزیزوں کو تاکید کی کہ جب تک جان میں جان ہے جماعت کا ساتھ دینا اور چناب نگر کانفرنس میں لازمی شرکت کیا کرنا۔ مرحوم گزشتہ سال حج کے لئے گئے تو جہاز کے اندر شیزان جوس نظر آیا۔ وہیں کھڑے ہوکر بلند آواز سے اعلان کردیا کہ قادیانیوں سے تعلقات اور شیزان بیچنا خریدنا اور پینا حرام ہے۔ مرحوم کے جنازے میں پنوعاقل اور گردونواح سے کثیر تعداد علماء وعام مسلمانوں نے شرکت کی۔ مجلس کی نمائندگی مجلس سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، حافظ عبدالغفار شیخ نے کی۔ حضرت مولانا غلام اللہ ہالیجوی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ مرحوم کے بیٹوں محمد عمیر، محمد عزیر اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (محمد بشر حسین)

مولانا مفتی منظور احمد کوٹ سلطان، لیہ کو صدمہ

جامعہ رحیمیہ کوٹ سلطان کے صدر مدرسین مفتی منظور احمد کے جواں سال بھائی عبدالغفور ۹ محرم ۱۴۳۹ھ بروز ہفتہ انتقال کرگئے۔ آپ نیک سیرت اور اجلی صورت کے مالک تھے۔ ملنسار خوش اخلاق اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۱۰ بجے رات مفتی منظور احمد کی امامت میں ادا کی گئی، نماز جنازہ میں کثیر عوام الناس نے شرکت کی۔ عالمی مجلس خانیوال کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے جنازہ میں شرکت کرکے مفتی منظور احمد ودیگر لواحقین سے تعزیت کی۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین!

چوہدری ثناءاللہ رندھاوا کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی ضلعی شوریٰ کے رکن سینئر ٹیچر ارشد محمود رندھاوا اور ریٹائرڈ ڈی ای او سیکنڈری چوہدری ثناءاللہ رندھاوا کے والد محترم چوہدری علی رندھاوا طویل علالت کے بعد انتقال کرگئے۔ مرحوم کی تدفین کوٹ کوڑا قبرستان میں کی گئی۔ مرحوم کی نماز جنازہ ان کے فرزند ارشد محمود رندھاوا نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سید احمد حسین زید، حاجی منور حسین جاوید، چوہدری غلام مصطفیٰ، پرنسپل محمد اسلم کھوکھر، چوہدری محمد ریاض دھاریوال، محمد شاہد شاکر، تنویر احمد، محمد ندیم، پروفیسر محمد اقبال کلویا، چوہدری محمد نسیم سندھو، ڈاکٹر فیاض احمد اور اساتذہ کرام، عزیز واقارب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

مولانا محمد اسماعیل محمدی رحمۃ اللہ علیہ

- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ النساء اہل الجنۃ۔ (عن عائشہ، بخاری ج۱ ص۵۲۶، ج۲ ص۲۲۷)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کو ساری خلقت سے پیاری۔ (ترمذی ج۲ ص۲۲۷، فضل فاطمہ)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا چادر تطہیر میں۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۳)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا آقا علیہ السلام کے بعد سب سے زیادہ سچی۔ (مناقب فاطمہ ص۴۱)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی مشابہت حضور ﷺ سے۔ (ابوداؤد ج۲ ص۳۵۲)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے کرم اللہ وجہا۔ (ابوداؤد ج۲ ص۳۵۲)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کا بضعہ رسول ﷺ ہونا۔ (بخاری ج۱ ص۵۲۶)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آقا علیہ السلام کا مرحبا فرمانا۔ (بخاری ج۲ ص۹۱۲)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے تاجدار کائنات کا کھڑا ہونا۔ (مسلم)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آقا علیہ السلام کا راز بتانا۔ (بخاری ج۱ ص۵۲۷)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی چال کا تاجدار کائنات ﷺ کے مشابہ ہونا۔ (مسلم)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کا حضور ﷺ کی طرف منسوب ہونا۔ (مناقب فاطمیہ ص۳۵)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیادت کی خبر لے کر مخصوص فرشتے کا آنا۔ (ترمذی ج۲ ص۲۱۹)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی چکی کا تذکرہ قرآن میں آنا۔ (تفسیر ابن جریر ج۱۲ ص۶۲۴)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کے لئے جبرائیل علیہ السلام کا آنا۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ ج۲ ص۱۷۱)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی بھوک کا حضور ﷺ کی دعا سے ختم ہو جانا۔ (الشفاء ص۱۰۶)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ایک روایت کے مطابق موت کا غسل خود کرنا۔ (عام کتب)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خاموشی کا قانون بننا۔ (مناقب فاطمیہ ص۶)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کی چکی پیسنے کے لئے فرشتوں کا آنا۔ (ازالۃ الخفاء ج۴)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جنازے پر پردے کا آغاز ہونا۔ (مناقب فاطمیہ)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے کھانے کا بڑھ جانا۔ (تفسیر ابن کثیر تحت آیت: ”یا مریم انی لک هذا“)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے میدان حشر میں لوگوں کو آنکھیں جھکانے کا حکم۔ (الصواعق المحرقہ)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا پر سوکن ڈالنا حرام ہے۔ (ذخائر العقبیٰ ص۵۲)
- ...... فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آقا ﷺ کا سفر پر جاتے ہوئے آخر میں ملنا اور آتے ہوئے بھی انہیں سے ابتداء کرنا۔

- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آیت تطہیر کا پڑھنا۔ (تفسیر عثمانی، مسند احمد)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے سے گزرتے ہوئے ''السلام علیکم یا اهل البیت'' فرمانا۔ (مسند احمد)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنی جگہ پر آقا ﷺ کا بٹھانا۔ (متعدد کتب)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا ''اقضی الامة'' ہونا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا ہاشمی ہونا۔
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خاوند کا فاتح خیبر ہونا۔ (البدایہ والنہایہ)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محب ہونا۔ (مشکوٰۃ)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا خدا و مصطفیٰ ﷺ کا محبوب ہونا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کے لئے ''اللهم اهد قلبه وسدد لسانه'' کی دعا کرنا۔ (کتب احادیث)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا سات غزوات میں علمبردار ہونا۔ (کتب سیر)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر سے سلاسل تصوف کا شروع ہونا۔ (کتب تصوف)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا، قاتل مرحب ہونا۔ (کتب سیر)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خاوند کے فضائل میں سب سے زیادہ احادیث کا ہونا۔ (فتح الباری فضائل علیؓ)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کی محبت کا علامت ایمان ہونا۔ (مشکوٰۃ و دیگر کتب)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر سے بغض رکھنے والے کا منافق ہونا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا آقا ﷺ کے بستر پر سونا۔ (کتب سیر)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا حضور ﷺ کو ''احب الناس'' ہونا۔ (ترمذی فضائل علیؓ)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر کا حوض کوثر سے منافقین کو ہٹانا۔ (مجمع الزوائد ج۹)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بیٹوں کا جنت کا سردار ہونا۔ (بخاری)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بیٹوں کا ریحان نبوت ہونا۔ (بخاری)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بیٹوں کے لئے حضور ﷺ کا خطبہ چھوڑنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بیٹوں کے لئے نبوت کا سجدہ طویل کرنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد سے ایک فرد کا دنیا میں آخری خلیفہ عادل ہونا۔
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کے ایک فرد کی اقتداء میں ایک نبی کا نماز پڑھنا۔
- فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بچوں کی پیاس پر آقا ﷺ کا پریشان ہونا۔

قارئین کرام! بانی دارالعلوم دیوبند، قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ:

''ایمان کے دو پر ہیں۔ صحابہؓ اور اہل بیت نبوتؐ۔'' (ہدیۃ الشیعہ)

اندازہ لگائیں جس پرندے کا ایک پر ٹوٹا ہوا ہو اس کا کیا بنے گا۔ کوئی کتا یا بلی دبوچ کے کھا جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہوگا جو صحابہ کرام کا منکر ہو یا اہل بیت علیہم الرضوان کا منکر ہو، اسے شیطان دبوچ لے گا۔

- ...... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اذکر کم اللہ فی اھل بیتی'' (مسلم)
- ...... حضرت صدیق اکبرؓ نے ارشاد فرمایا کہ: ''میں تمہیں اہل بیتؓ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔''
- ...... حضرت صدیق اکبرؓ نے مزید فرمایا: ''ارقبوا محمدا فی اھل بیتہ'' (بخاری ج ا ص ۵۲۶)
ترجمہ: ''حضور نبی کریم ﷺ کا خیال کرو آپ ﷺ کے اہل بیتؓ کے بارے میں۔''
- ...... حضرت فاروق اعظمؓ نے علی المرتضیٰؓ کو مولائیت ملنے پر مبارک باد پیش کی۔ (مشکوٰۃ مناقب علیؓ)
- ...... حضرت مجدد الف ثانی ؒ فرماتے ہیں کہ: ''محبت اہل بیتؓ سرمایہ اہل سنت ہے۔'' (مکتوب نمبر ۳۵)
- ...... حضرت نانوتوی ؒ فرماتے ہیں: ''محبت اہل بیتؓ ضروریات اہل سنت میں سے ہے۔''
(اجوبہ اربعین ص ۱۲۹)
- ...... حضرت مجدد ؒ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: ''محبت اہل بیتؓ خاتمہ بالخیر کی ضمانت ہے۔''
(مکتوب نمبر ۳۵)
- ...... حضرت کاندھلوی ؒ فرماتے ہیں: ''محبت علیؓ فرض ہے۔'' (سیرۃ مصطفیٰ ﷺ ج ۳ ص ۳۵۱)
- ...... حضرت شاہ عبدالعزیز ؒ فرماتے ہیں کہ: ''محبت اہل بیتؓ کے فرض ہونے پر اجماع ہے۔''
(تحفہ اثنا عشریہ ص ۹۶)
- ...... مزید ارشاد فرماتے ہیں: ''مدح اہل بیتؓ فرض ہے۔'' (تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۰۶)
- ...... مرزا مظہر جان جاناں ؒ فرماتے ہیں: ''محبت اہل بیتؓ کے علاوہ کوئی ذریعہ نجات نہیں۔''
(مقامات مظہری بحوالہ امام حسینؓ اور واقعہ کربلا ص ۲۵۰)
- ...... مزید ارشاد فرماتے ہیں: ''محبت اہل بیتؓ ساری امت پر فرض ہے۔'' (حوالہ بالا)
- ...... مفتی محمد شفیع عثمانی ؒ فرماتے ہیں کہ: ''محبت اہل بیتؓ جزو ایمان ہے۔'' (شہید کربلا ص ۱۰۰)
- ...... حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر ؒ فرماتے ہیں کہ: ''ہر صحیح العقیدہ آل محمد ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔'' (شوق حدیث ص ۱۶۴)
- ...... مولانا اشرف عثمانی فرماتے ہیں کہ: ''محبت اہل بیتؓ جزو ایمان ہے۔'' (حدیث غدیر ص ۷۴)
- ...... مولانا عبدالحق حقانی فرماتے ہیں: ''اہل بیتؓ کی محبت فرض ہے۔ یہی اہل سنت کا مذہب ہے۔''
(تفسیر حقانی ج ا ص ۳۴)
- ...... قاری محمد طیب قاسمی صاحب ؒ فرماتے ہیں: ''امام حسینؓ کے نقش قدم پر سر کے بل چلنا ایمان وسعادت ہے۔'' (شہید کربلا ص ۲۰۴)

برادران اہل سنت والجماعت خانوادۂ نبوی کے بارے میں چند ایک اکابر کی آراء بندہ نے اختصاراً پیش کی ہیں۔ اس سے اندازہ لگائیں۔ حضور ﷺ کے اہل بیتؓ کے بارے میں بڑوں نے کیا لکھا ہے۔ لیکن موجودہ

سنیت کے بھیس میں ناصبی، خارجی، یزیدی لوگ اوّلاً اہل بیتؓ کو نہ مانتے ہیں نہ بیان کرتے ہیں بلکہ اہل بیتؓ کے فضائل بیان کرنے والوں پر فتوے لگاتے ہیں۔ اگر کہیں اہل بیتؓ کی کوئی منقبت سامنے آجائے تو اسے اسی طرح گدلا اور دھندلا کردیں گے کہ قارئین وسامعین کو ذرہ سمجھ نہ آئے۔ درحقیقت یہ لوگ بڑی عیاری، مکاری اور فنکاری کے ساتھ مناقب اہل بیتؓ پر پردہ بھی ڈالتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اہل بیتؓ کو مانتے ہیں۔

یادگاری ڈاک ٹکٹ بیاد مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ؒ

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود ؒ کا وصال ۱۴؍اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ہوا۔ آپ کی وفات کے سینتیس سال بعد ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۷ء کو حکومت پاکستان کی طرف سے آپ کا یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا گیا۔ جو آٹھ روپے مالیت کا ہے۔ اس ٹکٹ کا افتتاح واجراء جناب وزیراعظم پاکستان شاہد خاقان عباسی نے وزیراعظم ہاؤس میں کیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مولانا مفتی محمود ؒ کے جانشین قائد انقلاب اسلامی مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم تھے۔ اس یادگاری تاریخی کارنامہ پر جہاں ہم حکومت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ وہاں توقع رکھتے ہیں پاکستان کی اہم قومی شخصیات کو خراج تحسین پیش کرنے کے اس مبارک عمل کو مزید آگے بڑھایا جائے گا۔ ہم مولانا مفتی محمود ؒ کے خاندان کے تمام افراد اور جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ تمام رفقاء اور جامعہ قاسم العلوم ملتان کے متعلقین کو اس موقعہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ادارہ!

ایک قادیانی کا قبول اسلام

محمد عبداللہ ولد غلام مصطفیٰ قوم کھلول سکنہ درکھان والا کوٹ ہیبت ضلع ڈیرہ غازی خان نے ۲۵؍اگست ۲۰۱۷ء کو دبئی شارجہ میں قاری محمد اسماعیل کھلول امیر جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازی خان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی اور رسول مانتا ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ آئندہ میرا قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ آخر میں شرکاء مجلس میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جب محمد عبداللہ کے اسلام قبول کرنے کی خبر سوشل میڈیا کے ذریعہ اہل علاقہ کو معلوم ہوئی تو علاقہ بھر کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور مسلمانوں نے ان کے اہل خانہ عزیز واقارب کو مبارکباد پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد جس میں مولانا محمد اسحاق ساجد، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا عبدالرحمٰن غفاری، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازی خان ودیگر جماعتی احباب نے قاری محمد اسماعیل کھلول کو مبارکباد پیش کی۔ اور نومسلم محمد عبداللہ کے لئے دین اسلام پر استقامت کی دعا کی۔

ہندو نوجوان کا قبول اسلام

ہندو نوجوان مکیش رام ولد داولہ رام نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ مکیش رام کا اسلامی نام محمد وقاص رکھا گیا ہے۔ اس موقع پر خصوصی تقریب ہوئی جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر سید احمد حسین زید اور جمعیت علماء اسلام کے راہنما قاری عبداللطیف انصاری نے اظہار خیال کیا۔ اس خوشی کے موقع پر مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:31

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۹۱...... المنذر بن قدامہ الاوسیؓ

اپنے بھائی مالک بن قدامہ کے ساتھ بدر میں شرکت فرمائی۔ ایسے ہی غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ (طبقات ابن سعد ۳/۳۸۲)

۲۹۲...... المنذر ابن عمرو ابن خنیس الخزرجیؓ

آپ کی والدہ محترمہ کا نام ہند بنت المنذر ابن جموح تھا۔ آپ ستر انصاری حضرات کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے اور بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ بدر واحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ بیر معونہ کے موقع پر شہید ہوئے۔ آپ بھی جاہلیت کے زمانہ میں چند پڑھے لکھے لوگوں میں سے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی مواخات طلیب بن عمیرؓ کے ساتھ کرائی۔ (اسد الغابہ ۵/۲۸۳)

۲۹۳...... المنذر بن محمد بن عقبۃ الاوسیؓ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ کی والدہ محترمہ آل ابی قردہ میں سے تھیں۔ سرور کائنات ﷺ نے آپ کی مواخات طفیل ابن حارث بن المطلب سے کرائی۔ بدر واحد میں شریک ہوئے اور بیر معونہ میں شہید کردیئے گئے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ (الاصابہ ۳/۴۶۱)

۲۹۴...... مہجع الیمنی مولیٰ عمر بن خطابؓ

مہجع ابن صالح العکی یمن سے تعلق رکھتے تھے۔ قیدی بنائے گئے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے احسان فرماتے ہوئے انہیں آزاد کرایا۔ آپ اولین مہاجرین میں سے تھے۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور بدری شہداء میں سے پہلے شہید ہوئے۔ عامر بن الحضرمی نے انہیں شہید کیا۔ ایسے صحابہ کرام سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”ولاتطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ: الانعام: ۵۲“ وہ اصحاب جن کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں: حضرت بلالؓ، صہیبؓ، عمارؓ، خبابؓ، عتبہ بن غزوانؓ، مہجع مولیٰ عمرؓ، اوس ابن خولیؓ، عامر بن فہیرہؓ،!! (الاستیعاب ۱۴۸۶)

۲۹۵...... مہشم بن عتبہ ابن ربیعہ ابن عبدالشمس القرشی العبشمیؓ

آپ کی والدہ محترمہ ام صفوان تھیں۔ سرور دو عالم ﷺ کے دار ارقم میں تشریف لانے سے پہلے مسلمان ہوئے۔ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔ دو مرتبہ ہجرت کی۔ ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ۔ دو

قبلوں بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ سرور دو عالم ﷺ نے ان کی مواخات عباد بن بشیرؓ کے ساتھ کرائی۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اپنے والد کو براز کی طرف دعوت دی تو ان کی بہن ہند بنت عتبہ نے کہا: الاحول، الاثعل، المشوم طاہرہ۔ ابوحذیفہ دینی اعتبار سے برے لوگوں سے ہے۔ کیا تو اپنے باپ کا شکریہ ادا نہیں کرتا کہ جس نے بچپن میں تیری تربیت کی۔ یہاں تک کہ تو جوانی کو پہنچا۔ نیز آپ احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جو حضرت صدیق اکبرؓ کے دور میں مسیلمہ کذاب کے خلاف ۱۲ ہجری میں لڑی گئی۔ آپ کی عمر ۵۳ یا ۵۴ سال تھی۔ (الاصابہ ۴۲/۴)

۲۹۶...... نحاب بن ثعلبہ ابن خزمۃ الخزرجیؓ

ان کے نام سے متعلق کئی ایک اقوال ہیں۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کا نام بحاث تھا۔ جیسے کہ سبل الہدیٰ میں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا نام نخاث تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا نام نحات تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ نجاب تھا۔ آپ عبداللہ بن ثعلبہ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ نیز غزوہ احد میں بھی شرکت فرمائی۔ لاولد فوت ہوئے۔ (الاصابہ ۵۸۸/۳)

۲۹۷...... نصر ابن الحارث ابن عبد الاوسیؓ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کا نام نضر (ض کے ساتھ) تھا۔ کنیت ابوالحارث تھی۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ کے والد محترم حارث بھی صحابی رسول تھے۔ (ابن ہشام ۳۴۳/۲)

۲۹۸...... نعمان ابن عبد عمرو ابن مسعود الخزرجیؓ

والدہ محترمہ کا نام سمیرہ بنت قیس بن مالک تھا۔ آپ اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ایسے ہی آپ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ (طبقات ابن سعد ۵۲۰/۳)

۲۹۹...... نعمان ابن عصر البلوی الاوسیؓ

کہا گیا ہے کہ آپ کا نام لقیط بن نصر تھا۔ غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب جھوٹے مدعی نبوت کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ ۱۲ ہجری میں۔ (سبل الہدیٰ والرشاد یہ ج۴، ۱۱۹)

۳۰۰...... نعمان ابن عمرو ابن رفاعۃ الخزرجیؓ

انہیں یعمان بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ آپ انصار کی جماعت ستر صحابہ کرام کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے۔ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ سیدنا امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ (اسد الغابہ ۲۵۲/۵) جاری ہے!

آپ بیتی ...... سکھ مذہب سے دین اسلام تک

قسط نمبر:3
ڈاکٹر مفتی عبدالواحد:امریکہ

چچاجی کی نصیحت

دوسری بات یہ ہے کہ آپ میرے فلاں دوست کے گھر جاکر معلوم کرسکتے ہیں کہ میں تو وہاں سویا ہوا تھا۔ ابھی اس کے گھر سے آرہا ہوں۔ بہرحال اس وقت تو وہ میری ان باتوں سے غیر مطمئن سی کیفیت لے کر وہاں سے چلے گئے۔ عید کی نماز پڑھنے کے سلسلے میں صبح جو سوال و جواب مجھ سے ہوئے تھے۔ اس میں میرے ایک چچا بھی شامل تھے۔ لہٰذا وہ رات کو دوبارہ میرے پاس آئے اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے جس گفتگو کا آغاز ہوا۔ وہ یہ تھی کہ: دیکھو بیٹا! میں اور تمہارے گھر والے بہت دنوں سے تمہارے انداز و اطوار سے یہ محسوس کررہے ہیں کہ تم بہ مائل اسلام ہو۔ نیز یہ کہ دو ایک بار تمہارے نماز پڑھنے کے حوالے سے بھی دیکھا سنا گیا ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ بیٹا اسلام قبول کرنے کا خیال دل سے نکال دو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو خاندان میں ہم لوگوں کی بہت بے عزتی ہوگی۔ لہٰذا تم اس سے باز آجاؤ۔ دوسری بات یہ بھی کہتا ہوں کہ برادری میں جہاں کہیں تم چاہو گے تمہاری شادی کردیں گے۔ اس کے علاوہ تمہارے تمام تعلیمی اخراجات بھی اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ بس تم مسلمان ہونے کا خیال چھوڑ دو۔ چچا کی یہ ساری گفتگو سن کر میں نے ان کے اطمینان کے لئے عرض کیا کہ آپ بے فکر ہوجائیں۔ آپ جیسے کہیں گے، ویسا ہی ہوگا۔ جس وقت میرے اور چچا کے درمیان یہ گفتگو جاری تھی۔ اس وقت بھی میری جیب میں نماز کی کتاب رکھی ہوئی تھی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان و کرم تھا کہ اس رب کریم نے میرے دل میں دین کی محبت کو مزید بٹھادیا تھا۔ بہرحال چچا میرے جواب سے کسی حد تک مطمئن ہوکر چلے گئے۔ لیکن دوسری جانب حقیقت یہ تھی کہ جوں جوں میرے گھر والوں کو میرے مسلمان ہونے کا شک، یقین میں تبدیل ہوتا جارہا تھا۔ گھر والوں نے میری کڑی نگرانی شروع کردی تھی۔ خصوصاً عیدالفطر کے واقعہ کے بعد میرے بڑے بھائی میرے اسکول آنے جانے والے دوست احباب سے ملنے اور دیگر اس نوعیت کی مشغولیت کو بغور دیکھتے تھے۔ بعد میں باز پرس بھی کرتے تھے۔ اس پر میں نے ایک دن اپنے بڑے بھائی سے عرض کیا کہ آپ کیوں یہاں وہاں مجھے دیکھتے رہتے ہیں؟ تو اس پر انہوں نے کہا کہ بس یونہی تمہارا خیال کرنے کے لئے ایسا کرتا ہوں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا میں کوئی لڑکی ہوں؟ جو آپ میری یوں نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال بات آئی گئی ہوگئی۔ یہاں تک کہ میرا میٹرک کا نتیجہ آگیا۔ لیکن میٹرک کا نتیجہ آنے سے قبل میں دل اور دماغ میں یہ پروگرام ترتیب دے چکا تھا کہ جونہی میرا میٹرک کا نتیجہ آئے گا۔ میں اپنے گھر کو خیرباد کہہ دوں گا۔ تاکہ دین اسلام کے وہ احکامات جو اسلام قبول کرتے ہی مجھ پر فرض واجب ہوگئے تھے۔ ان کی ادائیگی مسلم ماحول و معاشرے میں رہتے ہوئے بلاخوف و خطر کرسکوں۔

گھر چھوڑنے کا ارادہ

چنانچہ میٹرک کا نتیجہ آنا تھا کہ چند دن بعد میں نے اپنے گھر سے ہجرت کے پروگرام کو عملی جامہ پہناتے ہوئے پہلا کام یہ کیا کہ ایک دن اتفاق سے جب شام کے وقت بجلی گئی ہوئی تھی۔ میں نے اپنے تین جوڑے کپڑے گھر سے اٹھائے اور ایک مسلمان دوست کے گھر رکھ کر آ گیا۔ پھر دو چار دن کے بعد میں نے گھر والوں سے کہا کہ میں گورنمنٹ کالج سرگودھا میں داخلہ لینا چاہتا ہوں۔ مجھے فیس وغیرہ کا انتظام کر کے دیں۔ چنانچہ کالج کی فیس کے لئے گھر والوں نے رقم مہیا کر دی۔ اس دوران میں نے ساتھ لے جانے کے لئے مختصر ضروری سامان کی خفیہ تیاری بھی کر لی تھی۔ لہٰذا مقررہ دن میں نے کالج میں داخلہ لینے کے حوالے سے مکمل طور پر گھر سے جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اس دن صبح طلوع آفتاب سے ذرا پہلے الوداعی ملاقات کے لئے میں والد صاحب کے پاس کھیتوں میں چلا گیا۔ ان کے پاس جا کر عرض کیا کہ آج میں جس مقصد کے لئے جا رہا ہوں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ یہ کہتے ہوئے ان کے قدموں کی طرف جھک گیا۔ اس سے قبل کہ میرے ہاتھ ان کے قدموں تک پہنچتے انہوں نے مجھے کندھوں سے پکڑتے ہوئے اوپر اٹھایا اور میرے سر اور کندھے پر دست شفقت پھیرتے اور دعائیں دیتے ہوئے رخصت کیا۔ والدہ صاحبہ اور بہن بھائیوں سے الوداعی ملاقات کا مرحلہ شروع ہوا۔ بہنوں سے الوداعی ملاقات کے دوران ان کو اپنی جیب خرچ سے تھوڑے پیسے دیئے۔ والدہ صاحبہ سے بھی وہی عرض کیا جو والد صاحب سے ملاقات کے دوران گزارش کی تھی کہ جس مقصد کے لئے جا رہا ہوں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔ نیز یہ کہ امی جان مجھے معاف کر دیں۔

(والدین سے اپنی کامیابی کی دعا کی نیت یہی تھی کہ آج میں آپ لوگوں سے محض اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر جدا ہو رہا ہوں۔ نہ جانے پھر زندگی میں کبھی ملاقات ہو یا نہ ہو۔ اس لئے جس دین پر آزادی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے لئے آپ لوگوں سے جدا ہو رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس پر مجھے کامیابی اور استقامت عطا فرمائے۔)

میرا کلامِ عاجزانہ

انہوں نے دعائیں دیں اور بہت محبت کا اظہار فرمایا۔ اسی دوران میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ہو سکتا ہے کالج کے داخلہ سے فارغ ہو کر میں بڑے بھائی کے سسرال چلا جاؤں۔ کیونکہ بھائی کے سسرال سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ بھائی کے سسرال جانے کی بات اس لئے کی تھی کہ اگر رات کو میں واپس سرگودھا سے اپنے گاؤں نہیں آؤں گا تو گھر والے فوراً مجھے تلاش کرنا شروع نہ کر دیں۔ بہرکیف گھر اور خاندان کے دیگر افراد سے الوداعی ملاقات کر کے گھر سے باہر آ گیا۔ مگر پھر فوراً دوبارہ گھر میں داخل ہو کر والدہ صاحبہ کے قدم پکڑ لئے اور ان سے دعاؤں اور معافی کی درخواست کرنے لگا۔ والدہ صاحبہ نے بہت دعاؤں اور محبت کے ساتھ رخصت کیا۔ میرے قدم اب اگلی منزل کے لئے رواں دواں تھے۔ یہاں تک کہ میں گاؤں کی اختتامیہ حدود پر پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ کر ایک بار پھر میں پورے گاؤں کے انسانوں، چرند، پرند، پھول، پودوں، درختوں اور زمین و آسمان سے مشترکہ طور پر معافی کا خواستگار رہا۔

پھر گاؤں دودہ (Dodah) سے بس میں سوار ہو کر شہر سرگودھا چلا آیا۔ پھر سرگودھا گورنمنٹ کالج پہنچ گیا۔ وہاں پروگرام کے مطابق فرسٹ ایئر شعبہ سائنس میں داخلہ کے فارم جمع کروائے۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد سرگودھا شہر میں موجود مطب بنام ''رحمانیہ دواخانہ'' آ گیا۔

جہاں میں کوئی برا نہ رہا

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا — خواہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی — جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا
تھے جو اپنے عیوب سے بے خبر — دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنے عیبوں پہ جو نظر — تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

(بہادر شاہ ظفر)

ختم نبوت کی حفاظت ہمارا ایمان ہے

جو شخص بھی اس رداء (چادر) کو چوری کرے گا، جی نہیں چوری کا حوصلہ کرے گا، میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا۔ جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا، میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ میں صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہوں۔ میں ان کے سوا کسی کا نہیں اور وہ میرے ہیں جن کے حسن و جمال کو رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو، میں اس کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن چوروں، قادیانیوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ قادیانیوں سے میل جول، تعلقات، آنا جانا، سلام کلام رکھنے والا شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کے دعویٰ میں جھوٹا اور اسلام کا باغی ہے۔ (امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

تعلیمی اداروں کو قادیانی دست برد سے بچایا جائے

مسلم لیگ (ن) کے ارکان پنجاب اسمبلی مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور مولانا غیاث الدین نے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے قادیانیوں کو دیئے گئے اسکولز فوری واپس لینے اور آئندہ کے لئے نہ دینے کی پالیسی بنانے کے لئے قرارداد پنجاب اسمبلی میں جمع کروادی ہے۔ ابھی انتخابی اصلاحات بل میں ختم نبوت سے متعلق ختم کی گئی شقوں پر گومگو کی کیفیت ختم نہیں ہوئی کہ ملک کے سب سے بڑے صوبے میں تعلیمی ادارے قادیانی تحویل میں دیئے جانے کے انکشاف نے حساس اور باشعور عوام کو مضطرب کر دیا ہے۔ اگرچہ اسپیکر پنجاب اسمبلی نے صوبائی وزیر تعلیم سے اس بارے جواب طلب کر لیا ہے۔ تاہم بظاہر محسوس ہوتا ہے کہ یہ متنازع اقدام کیا جا چکا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی وفاقی اور صوبائی حکومت پے در پے قادیانیت نوازی کا ثبوت پیش کر کے عوام کا اعتماد کھوتی جا رہی ہے۔ حکومت کو فی الفور ایسے اقدامات پر اپنی صفائی عملی صورت میں پیش کرنی چاہئے۔ نجی و سرکاری تعلیمی اداروں کو قادیانیت کی دست برد سے محفوظ رکھنے کے لئے تمام قومی طبقات کو سرگرم کردار ادا کرنا چاہئے۔

(بشکریہ: روزنامہ اسلام اداریہ صفحہ، مورخہ ۸ر صفر ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۹ر اکتوبر ۲۰۱۷ء)

حضرت مولانا محمد ابراہیم غورغشتی رحمہ اللہ

مولانا اللہ وسایا

شیخ الحدیث، محدث کبیر، شارح مشکوٰۃ حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتی رحمہ اللہ کو حق تعالیٰ نے تین صاحبزادے عنایت کئے۔ مولانا رکن الدین، مولانا فخرالدین تیسرے اور سب سے چھوٹے صاحبزادہ مولانا محمد ابراہیم تھے۔ جن کا ۴ راکتوبر ۲۰۱۷ء کی صبح چھیانوے سال کی عمر میں غورغشتی میں وصال ہوگیا۔

مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ افغانوں کے قبیلہ کاکڑ سے تعلق رکھتے تھے۔ صدیوں قبل کاکڑ قبیلہ کے سردار محمد اشرف خان قندھار سے پانی پت، کرنال سے ہوتے ہوئے علاقہ چھچھ میں آکر آباد ہوگئے۔ آپ انہیں کی نسل سے تھے۔ مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ اگلے درجات کی تعلیم کے حصول کے لئے امرتسر جاکر حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ یہاں کا پانی وموسم آپ کو راس نہ آیا۔ بیمار پڑ گئے تو گھر کو واپس لوٹ آئے۔ مومن پور علاقہ چھچھ میں حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب رحمہ اللہ سے پڑھتے رہے۔ پھر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں پڑھتے رہے۔

اس کے بعد دو سال میں صحاح ستہ اپنے والد گرامی سے پڑھ کر دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔ اپنے والد گرامی کے زیر سایہ جلالین شریف اور دیگر کتب پڑھاتے رہے۔ لیکن صحت کی خرابی کی وجہ سے زیادہ پڑھانے کی نوبت نہ آئی۔

شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین رحمہ اللہ کے آباء واجداد نے غورغشتی اپنے قصبہ میں کھجور والی مسجد بنائی تھی۔ آپ کے وصال کے بعد مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ نے اس مسجد کی امامت وخطابت اپنے ذمہ لے لی۔ گاؤں کی جنازہ گاہ، وعیدگاہ کی امامت وخطابت بھی آپ کے ذمہ رہی اور قریباً ستر سال آپ نے یہ خدمت سرانجام دی۔ اس وقت علاقہ بھر کے معمر اور بزرگ علماء میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

آپ کی بیعت سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے والد گرامی سے تھی۔ آپ کو ان سے خلافت بھی حاصل تھی۔ البتہ والد گرامی کے وصال کے بعد، والد مرحوم کے خلفاء سے دیگر سلسلوں میں سلوک کی تکمیل کی اور ان سے خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ مولانا عبدالہادی گندف، مولانا مفتی محمد قاسم (بجلی گھر پشاور)، مولانا عبدالمتین شاہ منصور کو آپ نے خلافت سے بھی نوازا۔ والد گرامی کی یاد میں مدرسہ نصیریہ غورغشتی میں بنین وبنات کے مہتمم اور سرپرست تھے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ بہادرانہ جرأت وایمانی جذبہ سے اہل علاقہ کی قیادت فرمائی۔ قید وبند کی صعوبتیں بھی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے برداشت کیں۔

تحریک نظام مصطفےٰ میں بھی آپ نے جرأت مندانہ حصہ لیا اور کئی ماہ سنت یوسفی کو ادا کیا۔ آپ غلبہ اسلام کے لئے ہمیشہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ رہے۔ ہر نماز کے بعد غلبہ اسلام کی دعا ضرور کرتے اور اس دوران آپ پر

رقت قلب ہوجایا کرتی تھی۔کئی مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔حافظ محمد زبیر جامعہ نصیریہ غور غشتی کے مہتمم وناظم اور برطانیہ میں مقیم محمد وسیم آپ کے دو صاحبزادے ہیں۔آپ اس وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین ؒ کی اولاد میں سے آخری فرد تھے۔آپ کی وفات سے حضرت محدث غور غشتی ؒ کی اولاد کی صف ہی لپیٹ دی گئی۔اب آں مرحوم کے پوتے پڑپوتے،نواسے پڑنواسوں کا دور ہے۔دعا ہے کہ حضرت محدث غور غشتی ؒ کے علمی گھرانہ کا یہ فیض اور چشمہ علم وعمل قیامت کی صبح تک آباد وشاداور صدا بہار رہے۔

مولانا محمد ابراہیم ؒ کے پوتا مولانا حافظ محمد اسامہ زید مجدہ نے جنازہ پڑھایا اور مولانا محمد ابراہیم ؒ اپنے والد گرامی کے پہلو میں ابدی استراحت کے لئے دراز ہوگئے۔حق تعالیٰ ان کی تربت کو اپنی موسلا دھار رحمتوں سے شرابور رکھیں۔آمین بحرمۃ النبی الکریم. برحمتک یا ارحم الراحمین!

حضرت مولانا قاری محمد زاہد اقبال ؒ

۱۲ر اکتوبر ۲۰۱۷ء صبح ۲ ربجے مولانا قاری محمد زاہد اقبال ؒ کا چیچہ وطنی میں انتقال ہوگیا۔مولانا قاری محمد زاہد اقبال ؒ ارائیں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔پاکستان بننے پر آپ کا خاندان جالندھر سے چیچہ وطنی آکر آباد ہوا۔آپ کے والد گرامی دینی مزاج رکھنے والے بزرگ تھے۔چنانچہ انہوں نے اپنے بڑے صاحبزادہ مولانا مفتی ظفر اقبال مدظلہ اور اپنے چھوٹے صاحبزادے قاری مولانا محمد زاہد اقبال ؒ دونوں کو دینی تعلیم پر لگادیا۔ہر دو حضرات کو ابتداء ہی سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کی صحبت میسر آگئی۔ پہلے جامعہ دارالعلوم کبیروالا میں پڑھتے رہے۔پھر جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں دورۂ حدیث تک تعلیم مکمل کی۔

فراغت پر تین ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر ملتان میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے عنوان پر کورس بھی کیا۔تین سال باب العلوم میں پڑھاتے رہے۔جامعہ اسلامیہ لاہور قاری عبدالرحمٰن ڈیروی صاحب سے قرأت کا کورس مکمل کیا۔پھر والد گرامی مرحوم کے ساتھ چیچہ وطنی میں اپنی آڑھت کی دکان پر غلہ منڈی میں کاروبار بھی کیا۔لیکن اس کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کا عمل بھی جاری رکھا۔جن دنوں غلہ منڈی میں کام کرتے تھے تو اپنی دکان کے بالاخانہ پر ختم نبوت کا دفتر بھی قائم کیا اور ہمیشہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد فرماتے تھے۔غلہ منڈی آڑھتیان کے الیکشن میں حصہ لیا اور غلہ منڈی کے صدر بھی رہے۔آپ نے بلاک نمبر۱ میں جامعہ سیدہ حفصہؓ للبنات کے نام بنات کے لئے دینی تعلیم کا انتظام کیا۔اللہ رب العزت نے اسے ایسے شرف قبولیت سے نوازا کہ اس میں عرصہ سے اب دورۂ حدیث کی تعلیم ہورہی ہے۔اپنے ضلع کے معروف وکامیاب مدارس میں اس کا شمار ہوتا ہے۔آپ نے دو صاحبزادوں کو دین کی تعلیم سے بہرہ ور کیا۔تیسرا حافظ قرآن ہے۔پورے خاندان کی طرح آپ کا بھی بیعت کا تعلق خانقاہ سراجیہ سے تھا۔آپ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے دل وجان سے محب ومخلص تھے۔

قاری صاحب ؒ نے چیچہ وطنی شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام کی آبیاری میں مثالی خدمات سرانجام دیں۔غرض تاجر برادری،شہری حلقہ،تعلیمی میدان اور دینی حوالہ سے جو قوم وملت کی خدمت کر سکتے تھے کی اور ایسے کی کہ مثال ہی قائم کرگئے۔

آپ انتہائی مرنجاں مرنج اور ہنس مکھ انسان تھے۔ معاملات کے انتہائی صاف ستھرے تھے۔ قول کے پکے اور فعل کے سچے تھے۔ حق تعالیٰ نے گوناگوں خوبیوں سے نوازا تھا۔ محنت کے خوگر تھے۔ جس کام کے لئے آگے بڑھتے منزل پر پہنچ کر دم لیتے تھے۔ آپ نے اپنے برادر کبیر مولانا محمد ظفر اقبال صاحب کی کمال تابعداری کی۔

دونوں بھائیوں کا زندگی کا اکثر حصہ ایک ساتھ گزرا۔ دونوں کا برادرانہ تعلق دوستانہ تعلق کا درجہ حاصل کر گیا۔ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب جب باب العلوم کہروڑپکا سے چیچہ وطنی تشریف لائے اور نئے سرے سے اپنی دنیا بسانے کے لئے ساعی ہوئے تو انہیں سب سے زیادہ سپورٹ قاری زاہد اقبال ؒ نے کیا۔

مولانا قاری محمد زاہد اقبال ؒ نے حج بھی کیا۔ کئی عمرے بھی کئے۔ آپ کو عرصہ سے شوگر نے گھیر رکھا تھا۔ علاج بھی چلتا رہا۔ زندگی بھی گزرتی رہی۔ اپنی تمام تر طبعی علالت کے باوجود ہمیشہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر اور سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے اختتام پر تشریف لانا آپ نے اپنے اوپر فرض کر رکھا تھا۔ جسے قرض کی ادائیگی کی طرح نبھایا۔ حق تعالیٰ نے دینی، دنیوی وجاہتوں سے بھرپور وافر حصہ نصیب فرمایا۔ موافق ومخالف آپ کی شرافت کے جھنڈے اٹھائے پھرتے تھے۔

آپ رات کے دو بجے فوت ہوئے۔ صبح تک آپ کی وفات کی اطلاعات ہر جگہ پہنچ گئیں۔ لاہور، ساہیوال، علی پور، فیصل آباد، بورے والا، وہاڑی، کہروڑپکا، خانیوال، کبیروالا سے پوری دینی قیادت اور خاندان کے تعلق والوں نے بھرپور شرکت کی۔ ظہر کی نماز کے بعد بلاک نمبر۱۲ کی جامع مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری مدظلہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جامع مسجد کی وسیع دومنزلہ عمارت، صحن، گردونواح کا تمام علاقہ شرکاء سے اٹا ہوا تھا۔ بڑے قبرستان کے جدید حصہ میں محو استراحت ہوئے۔ خود چلے گئے یادوں کی برات چھوڑ گئے۔ حق تعالیٰ آپ کی حسنات کو قبول فرمائیں اور سیئات کو مبدل بحسنات فرمائیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

حضرت مولانا عبدالوارث چنیوٹی ؒ

حضرت مولانا عبدالوارث چنیوٹی ۲۸ر ستمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات صبح ۳ بجے اسی سال کی عمر میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبدالوارث چنیوٹ ؒ کے نامور عالم دین تھے۔ چنیوٹ کے معروف دینی ادارہ جامعہ مدنیہ سرگودھا روڈ کے بانی ومہتمم تھے۔ شہر کی ایک مسجد کے خطیب تھے۔ زندگی بھر درس وتدریس سے شغل رکھا۔ مسلکی حوالہ سے اشاعت التوحید کے رفقاء میں سے تھے اور تنظیمی اعتبار سے جمعیۃ علماء اسلام سے وابستگی تھی۔

ایک زمانہ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی ؒ اور مولانا عبدالوارث چنیوٹی ؒ کی جوڑی چنیوٹ کے تمام دینی اہم امور میں پیش پیش اور نمایاں ہوتی تھی۔ مولانا منظور احمد ؒ کے وصال کے بعد مولانا عبدالوارث ؒ اکیلے رہ گئے۔ اس کے باوجود مولانا عبدالوارث ؒ تمام دینی تحریکات میں نمایاں طور پر سرگرم رہے۔ اس وقت آپ چنیوٹ کی تمام دینی قیادت میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ سے خوب کام لیا۔

جامعہ مدنیہ میں آپ نے اعدادیہ سے دورۂ حدیث شریف کی کتب پڑھائیں۔ بہت فاضل اور قابل اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ انتہائی محنتی اور جفاکش عالم دین تھے۔ تعلیم وتدریس کے علاوہ ان کی علاقہ بھر میں تبلیغی مصروفیات کا بھی ایک وسیع حلقہ تھا۔ اس وقت ان کا سینئر رہنماؤں میں شمار ہوتا تھا۔ ضلع کی امن کمیٹی کے ممبر بھی تھے اور شہباز شریف کی پالیسی نے ان کو فورتھ شیڈول میں بھی جکڑ رکھا تھا۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی امیر بھی تھے اور فورتھ شیڈول کے اسیر بھی تھے۔ یہ زمانہ کی نیرنگیاں ہیں۔ ان تمام تر مشکلات کے باوجود نہ ان کے عزائم میں فرق آیا نہ قدم ڈگمگائے۔ بڑھے اور زندگی بھر بڑھتے گئے۔ ایسے لوگ بلاشبہ تاریخ کے قابل قدر لوگ ہوتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے زندگی بھر کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوئے۔ ان کا وجود اس دور میں بہت غنیمت تھا۔ وہ کیا گئے کہ بس یادیں ہی رہ گئیں۔ حق تعالیٰ ان کی قبر مبارک کو اپنی رحمتوں کے نزول کا مہبط فرمائیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم!

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی ۶؍اکتوبر بعد نماز عشاء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری نے فرمائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مفتی محمد راشد مدنی، جمعیۃ علماء اسلام کے سینیٹر حافظ حمد اللہ سمیت مجلس کے مقامی امیر مولانا محمد ارشاد، مفتی محمد عثمان، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ظفر اقبال، قاری زاہد اقبال، مولانا کفایت اللہ حنفی، حافظ محمد اصغر عثمانی، مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری، مولانا مطیع الرحمٰن، مولانا عبدالباقی اور پیر جی حفظ الرحمٰن نے شرکت وخطاب کیا۔ قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ میں جمعۃ المبارک کے عوامی اجتماع سے خطاب کیا اور مبلغ ختم نبوت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے مدرسہ تجوید القرآن المعروف درس پیر جی جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ ورکاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۶؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مبلغین مولانا عمر حیات لاہور، مولانا محمد عارف شامی، مولانا عبدالوکیل، محمد یونس ربانی کونسلر، جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا نذیر الرحمٰن، شیخ التفسیر پیر مولانا محمد یونس ماجد یاور، عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر نے خطاب کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانیوں سے کوئی جھگڑا نہیں۔ وہ دامن مصطفی ﷺ میں آجائیں تو ہمارے بھائی ہیں۔ جو شخص مرزا غلام قادیانی کا پیروکار ہے۔ وہ محمد عربی ﷺ کے غلاموں کا بھائی نہیں ہوسکتا۔

قادیانیت پر غداری کے الزامات ......کیپٹن صفدر نے کیا غلط کہا؟

ظفرالاسلام سیفی

حال ہی میں مکالمہ ڈاٹ کام پر جناب راشد احمد قادیانی کی تحریر بعنوان ''غدار وطن قادیانی'' زیر نظر ومطالعہ ہوئی جسمیں موصوف نے جناب کیپٹن صفدر کی اسمبلی فلور پر کی جانے والی تقریر بعنوان: ''قادیانی اسلام وملک کے دشمن ہیں'' پر طنزیہ تنقید واحتجاج کرتے ہوئے بہت سے ایسے تاریخی حوالے دیئے جن سے قادیانیت کی ملک کے لئے بے لوث خدمات وحب الوطنی مترشح ہوتی ہے۔ لاریب کہ اگر وہ گہر ریز واقعات تاریخ کے دامن میں موجود ہوتے تو ہمیں اعتراض ہوتا نہ اس تحریر کی ضرورت۔ مگر بھلے نہایت لطافت سے ہو تاریخی پیوندکاری کسی طور لائق تحسین عمل ہے نہ تحقیقی دیانت۔

ہماری نظر میں کیپٹن (ر) صفدر کی تقریر محض جذبات میں افراط وتفریط کا ملغوبہ نہیں بلکہ تاریخی استناد واستدلالی قوت رکھتی ہے۔ جس کا جواب تاریخی مفروضوں، طنزیہ اسلوب تعبیر اور مظلومانہ اظہار بیاں کے بجائے حقائق سے دینے کی ضرورت تھی۔ جبکہ قادیانی کالم نگار تاریخی خلط مبحث اور ارتکاب ابہام کے سوا کچھ نہ پیش کر سکے۔

مضمون نگار کی نظر میں پہلا وہ کارنامہ جو قادیانیت نے ملک کے لئے سرانجام دیا وہ تحریک پاکستان کی حمایت تھی۔ چنانچہ طنزا رقمطراز ہیں کہ: ''ملک کے خلاف پہلی غداری تو قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ نے کی۔ جب انہوں نے قیام پاکستان کے لئے نہ صرف قائداعظم کی حمایت کی بلکہ دامے، درمے، سخنے، قدمے ان کی مدد بھی کرتے رہے۔'' تو اس حوالے سے گزارش ہے کہ:

قادیانی اخبار الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ: قادیانی سربراہ مرزا بشیرالدین محمود نے اخباری نمائندوں کے اس سوال کہ: ''کیا پاکستان کا قیام عملی طور پر ممکن ہے۔'' کے جواب میں کہا تھا کہ: ''سیاسی ومعاشرتی نکتہ نگاہ سے یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ تاہم میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ملک کو تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔''

یہی اخبار ۱۸ مئی ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں مرزا موصوف کا یہ بیان بھی لکھتا ہے کہ: ''یہ خدا کی مرضی ہے کہ ہندوستاں متحد رہے۔ اگر ہم ہندوستاں کی تقسیم پر راضی رہے تو خوشی سے نہیں۔ بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔''

قیام پاکستان کے بعد سات ستمبر ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں الفضل لکھتا ہے کہ: ''قادیان کی نواحی بستیوں ودلنگل، جھنبی، کھارا، وغیرہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ پاکستان میں کلیم نہ کریں۔ کیونکہ یہ بندوبست جلد ختم ہونے والا ہے اور وہ قادیان جلد واپس آئیں گے۔'' اس وقت دفن کی جانے والی میتوں کے مقبروں پر لکھوایا جاتا رہا کہ: ''یہ تدفین امانتاً ہے۔'' موصوف مضمون نگار کیا تاریخ کے ان صفحات سے بھی واقف ہیں؟

فاضل کالم نگار قادیانیت کا دوسرا کارنامہ علامہ اقبال کی تجویز پر کشمیر کمیٹی کے قادیانی سربراہ کا تقرر بتلاتے

ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ قادیانی سربراہ کی تقرری نے کشمیر کا مستقبل بدل کر کشمیریوں کے لئے انقلابی اقدامات اٹھائے۔ علامہ اقبالؒ کی طرف اس کا انتساب صرف تاریخی بددیانتی ہی نہیں۔ بلکہ مضحکہ خیز جھوٹ بھی ہے۔ وہ اقبال مرحوم جس نے خود کے عشق رسالت ﷺ اور ایمان ختم نبوت کا نقشہ اپنے متعدد اشعار میں جس خوبصورتی سے کھینچا۔ اس کی ادنیٰ سی رمق آپ بھی ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ:

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد — بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را — او رسل راقم و ما اقوام را
لا نبی بعدی ز احسان خداست — ہر وہ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ قوت ازو — حفظ سر وحدت ملت ازو

جبکہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ایسی ہستی کے متعلق ارشاد مذکور بغیر کسی نظر و استدلال کے بداہۃ حماقت کے سوا کچھ نہیں، تاہم جہاں تک اس کی تاریخی حقیقت کا تعلق ہے۔ آیئے! قادیانیت کی تاریخ پر پڑے دبیز پردوں کی تہہ سے حقائق دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو شملہ میں قادیانی نواز سر فضل حسین کی زیر صدارت کشمیر کمیٹی کا پہلا اجلاس ہوا جس میں مرزا بشیر الدین کو کمیٹی کا صدر بنایا گیا۔ جبکہ علامہ اقبالؒ بھی اس کمیٹی کے رکن تھے۔ علامہ اقبالؒ کو جب قادیانیت کے اجزائے ترکیبی کا علم ہوا تو انہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو ایک خط لکھا جس میں مطالبہ کیا کہ کسی قادیانی کو آئندہ کشمیر کمیٹی کا صدر نہ بنایا جائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایگزیکٹو کونسل میں ظفر اللہ قادیانی کی ایک مسلمان رکن کے طور پر جب تقرری ہوئی تو ۱۹۳۵ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے علامہ اقبالؒ کی زیر صدارت سالانہ جلسے میں ظفر اللہ قادیانی کے خلاف قرارداد منظور کی گئی۔ جس کے نتیجے میں انجمن سے قادیانی ارکان فارغ کردیئے گئے۔

مضمون نگار کے پیش نظر رہنا چاہیے کہ انہوں نے کیپٹن صفدر کے جن الفاظ کا علامہ اقبالؒ کے حوالہ دے کر تعاقب کیا۔ وہ الفاظ بجائے خود علامہ اقبالؒ ہی کے ہیں۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی کتاب ’’کچھ پرانے خطوط‘‘ کے حصہ اول میں لکھا ہے کہ: اقبال نے ایک خط میں قادیانیت کو اسلام و ملک دونوں کا دشمن وغدار کہا۔ ۱۹۳۵ء میں احمدی عقائد سے متعلق اقبال کے ایک مقالے کی اشاعت پر لکھنؤ کے ایک اخبار ’’صدق‘‘ نے یکم اگست کی اشاعت میں لکھا ’’علامہ اقبال کے اس حقیقت خیز اور ولولہ انگیز مقالے نے ہمالیہ سے راس کماری تک

ہلچل مچادی ہے جس میں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے فلسفیانہ پہلو کو قدرتی قانون پر منطبق کر کے رسول اللہ کی خدمت گذاری کا عظیم شرف حاصل کیا۔‘‘ یہی وجہ ہے کہ سیرت المہدی میں مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ:’’ ملک کے نو تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کے خلاف جو زہر پھیلا اس کی بڑی وجہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کا مخالفانہ پروپیگنڈہ تھا۔‘‘

فاضل مضمون نگار کیا ان تاریخی حقائق سے باخبر ہیں؟ کیا اقبال ؒ پر تجویز کا الزام لگانے سے پہلے کسی تحقیق کی زحمت گوارہ فرمائی؟ اقبال ؒ نے قادیانیت کا علمی وفکری تعاقب اس قدر کیا کہ اقبال اور قادیانیت باقاعدہ زیر بحث عنوان بن گیا۔ کیا ایسی ہستی کی بابت اس طرح کا دعوئی تاریخی دیانت کہلایا جاسکتا ہے؟ اور کیا یہ مضحکہ خیز تاریخی جھوٹ نہیں؟ لاریب کہ اقبال فنافی الرسول اور ختم نبوت پر مستحکم ایمان کے حامل مسلمان تھے۔ ان کی شخصیت کے متعلق ایسے دعاوی مطابق حقیقت ہیں نہ قابل قبول۔

جہاں تک کشمیر کمیٹی میں قادیانی سربراہ کی خدمات وتوجہات کا تعلق ہے۔ تو گذارش ہے کہ یہ ایک الگ مستقل بحث ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فاضل کالم نگار نے یہاں بھی دیانت کی حدود کو پامال کیا۔ جس قادیانیت کا کشمیر سے متعلق کردار روز اول سے مشکوک رہا۔ اس کے متعلق یہ دعوئی انتہائی لغو وعبث ہے۔ تاریخ مسئلہ کشمیر پیدا ہونے کے بنیادی اسباب میں قادیانیت کو بھی ایک سبب گردانتی ہے۔ مورخین کی نظروں میں قادیانیت کا کردار مسئلہ کشمیر کے موجدین میں سے ہے۔ جب تین جون ۱۹۴۷ء میں مسلم لیگ نے تقسیم پنجاب وبنگال کے منصوبے کو مان لیا تو ۳۰ جون ۱۹۴۷ء کو سر ریڈ کلف کی سربراہی میں تقسیم کے لئے حد بندی کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ کمیشن کے پنجاب کے اراکین میں دو غیر مسلم ممبران کے علاوہ جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد مسلم ممبران بھی شامل تھے۔ جبکہ مسلم لیگ کی طرف سے ظفر اللہ خان وکیل تھے۔ ظفر اللہ خان اگرچہ مسلم لیگ کے نمائندے تھے۔ مگر دراصل وہ قادیانی نمائندہ بن کر رہے۔ انہوں نے گورداسپور کے حوالے سے حکومت پاکستان کی اجازت کے بغیر ایسی رائے پیش کی جس سے بھارت کو کشمیر پہنچنے کا راستہ مل گیا۔ قادیانی کشمیر کے حوالے سے اپنا ایک مختلف نقطہ نظر رکھتے تھے۔ چنانچہ تاریخ احمدیت جلد نمبر ۶ میں مولف دوست محمد شاہد صفحہ نمبر ۴۴۵ میں لکھتے ہیں کہ:’’ جماعت احمدیہ کو کشمیر سے دلچسپی اس لئے ہے کہ کشمیر ہمارا ہے۔ اس میں اسی ہزار قادیانی بستے ہیں۔ نیز وہاں مسیح اول کا مدفن ہے (قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی قبر محلہ یار خان سری نگر میں ہے) اور مسیح ثانی کی بڑی جماعت ہے۔ اس لئے یہ ہمارا ہے۔‘‘

شاعر کشمیر پروفیسر نذیر انجم کے انکشافات کشمیر میں قادیانی کارگذاری کے حوالے سے ہوش ربا ہیں۔ نیز ڈاکٹر عبدالغنی اصغر کی کتاب ’’کشمیر کا عروج وزوال‘‘ بھی لائق مطالعہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ فاضل مضمون نگار نے کشمیر کے لئے قادیانی خدمات کا حوالہ دے کر کتنی بڑی تاریخی بددیانتی کا ارتکاب کیا۔

فاضل مضمون نگار نے تیسرا کارنامہ پہلے ملکی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کی قائداعظم کی جانب سے تقرری بتلایا اور یہ کہ ان کی خدمات کے اعتراف میں قائداعظم نے انہیں بیٹا تک کہا۔ آیئے! مضمون نگار کی اس تاریخی موڑ پر بھی طوطا چشمی آپ کو دکھاتے ہیں۔ ڈاکٹر صفدر محمود کے مطابق بانی پاکستان کو برصغیر کے مسلمانوں کی آزادی کی خاطر بعض معاہدات وشرائط پر مجبوراً دستخط کرنا پڑے۔ آپ کے پاس وقت کم تھا اور کام زیادہ۔ انہوں نے غلامی پر لولے لنگڑے پاکستان کو ترجیح دی۔ ان کے نزدیک پروانہ خودمختاری مل جانا ہی محرومی کا مداوا تھا۔ اس لئے کہ قائد

اعظم جانتے تھے کہ ان کی جیب میں بعض کھوٹے سکے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ انگریز وائسرائے نے ظفر اللہ قادیانی کی تقرری پر بہت زیادہ اصرار کیا تھا اور دھمکی دی تھی کہ جب تک یہ اعلان نہیں کیا جاتا اختیارات کی منتقلی نہ ہو سکے گی۔ اس تناظر میں قائداعظم اپنی خواہش کے مطابق حسین سہروردی کو وزیر خارجہ نہ بنا پائے اور ظفر اللہ خان کو بنا دیا گیا۔

یاد رہے کہ جہاں پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا۔ وہیں جنرل ڈگلس گریسی کو فوج کا کمانڈر انچیف اور سردار جوگندر ناتھ کو پہلا وزیر قانون بنایا گیا تھا۔ تو کیا اس جزوی واقعہ سے فرض کیا جا سکتا ہے کہ ہندو اور انگریز مسلمانوں اور پاکستان کے مخلص ہیں؟ لاریب کہ میری نظر میں وفاداری وغداری کا معیار مذہب نہیں۔ مگر میں فاضل مضمون نگار کے ارشادات پر الزامی گرفت کر رہا ہوں کہ وہ شخصی واقعات کو کیوں دلیل بنا رہے ہیں؟ پھر یہاں تو معاملہ مختلف ہے۔ وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کا کردار پارلیمانی تاریخ کا مخفی ترین کردار رہا۔ چنانچہ مسلم لیگ کے سینئر رکن اسمبلی میاں افتخار الدین کا اسمبلی فلور پر بیان تاریخ کا حصہ ہے کہ جس میں انہوں نے کہا کہ:

''جناب عالی! ہمارا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ کیا کر رہا ہے۔ یہ شخص لازمی طور پر برطانوی مفادات کا نگہبان ہے۔ ہمارا معزز وزیر خارجہ ہم سے بلکہ امریکہ سے بھی زیادہ برطانیہ کا وفادار ہے۔ یہ کشمیر کا مقدمہ نہیں لڑ رہا۔ بلکہ مزید اس کو الجھا رہا ہے۔ (میاں افتخار الدین کی تقاریر مرتبہ عبداللہ ملک صفحہ ۲۰۶)

جون ۱۹۵۸ء میں صیہونی رسالہ نے ظفر اللہ خان کی اسرائیلی سفیر کے ساتھ تصویر چھاپی جس نے بہت سے حلقوں کو مضطرب کر دیا۔ فاضل کالم نگار نے دعویٰ کیا کہ قائداعظم نے ظفر اللہ خان کو بیٹا تک کہا۔ مگر دوسری جانب ذرا دیکھئے کہ بھارت کے مشہور اخبار ہندوستان ٹائمز میں بھارت کے سابق کمشنر سری پرکاش کی خودنوشت سوانح عمری جوانیس سو چونسٹھ میں شائع ہوئی کے حوالے سے لکھا ہے کہ ظفر اللہ قادیانی نے ان کے سامنے قائداعظم کو گالی دی اور کہا کہ اگر پاکستان بن گیا تو ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کا نقصان ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد ایک مرتبہ ملاقات میں میں نے ان سے اس بابت استفسار کیا تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے اس بیان پر آج بھی قائم ہوں۔ مزید یہ کہ ان موصوف نے قائداعظم کا جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ آپ مجھے مسلمان ملک کا کافر وزیر سمجھیں یا کافر ملک کا مسلمان وزیر۔ فاضل کالم نگار نے قائداعظم کی بابت ایک بلا حوالہ بات بیٹا کہنے کی ارشاد فرمائی۔ کیا یہ ممکن ہے؟ جبکہ مشہور صحافی نیر زیدی لکھتے ہیں کہ جب کشمیر سے واپسی پر قائداعظم سے یہ سوال پوچھا گیا کہ قادیانیوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے تو آپ نے فرمایا کہ: ''میری وہی رائے ہے جو علمائے کرام اور پوری امت کی ہے۔''

فاضل کالم نگار نے قادیانی فوجیوں اور ان کے جانوں کا نذرانہ دینے کے حوالے دے کر استفسار کیا کہ کیا غداری اس چیز کا نام ہے؟ تو گذارش ہے کہ ہم ایسی کسی بھی مخلصانہ کاوش کا نہ صرف خیر مقدم کرتے ہیں۔ بلکہ اسے قدر کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں۔ مگر گذارش ہے کہ خدشات اتنے جلد جنم لیتے ہیں، نہ ختم ہوتے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ بہت سے قادیانیوں کو ملک خلاف سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا۔ سجاد ظہیر کی کتاب ''پنڈی کیس'' پڑھ لی جائے تو طبیعت اجلی ہو جائے گی۔ ۱۹۵۱ء کی شب حکومت کا تختہ الٹنے میں کیا قادیانی ہاتھ میجر جنرل ظہیر احمد قادیانی کی صورت میں

ملوث نہ تھا؟ پاکستان ٹائمز ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء کے مطابق کیا اپریل ۱۹۷۳ء میں بھی اسی جرم میں تین قادیانی فوجی افسر میجر فاروق آدم خان، اسکوارڈن لیڈر محمد غوث اور میجر سعید اختر ملک گرفتار نہ ہوئے؟ بڈھ بیر اٹک میں دو جولائی ۱۹۷۳ء کو مقدمہ کن فوجی افسران کے خلاف چلا۔ کیا یہ مبہم بات ہے؟ فرنٹیئر گارڈن پشاور کی گیارہ اگست ۱۹۷۳ء کی رپورٹ کے مطابق ایئر مارشل ظفر چوہدری اور ایئر وائس مارشل سعد اللہ خان کیا بھٹو حکومت کے خاتمے کے لئے کوشاں نہ رہے؟ پچیس جولائی ۱۹۷۴ء کو جسٹس ہمدانی کی عدالت میں ایک فوری نوعیت کا کیس زیر سماعت نہ ہوا۔ جس کے بعض اجزاء خبر رساں ایجنسیوں کے حوالے کیے گئے۔ جس کے مطابق قادیانی سربراہ مرزا ناصر کی سربراہی میں ہونے والے اجلاس میں بھٹو قتل کی منصوبہ بندی کی گئی؟ (رپورٹ جسٹس ہمدانی ٹریبونل نوائے وقت لاہور یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء) کیا جولائی ۲۰۰۹ء میں فرینکفرٹ جرمنی میں ایک چیرٹی ڈنر میں قادیانی جماعت کے سیکرٹری برائے خارجہ امور احمد عبدالرزاق نے نہیں کہا تھا کہ: ”پاکستان کا ایٹمی پروگرام اس کینسر کی طرح ہے جس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے؟“

تو کیا ہوتی ہے غداری؟ جناب والا! ارشاد فرمایئے کہ آپ نے اپنے دامن سے ان دھبوں کو کتنا دھویا ہے؟ جس ڈاکٹر عبد السلام کا آپ تذکرہ فرما رہے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں کہ دی گارڈین میں نومبر ۱۹۸۶ء میں thiny tusker نے اسے اپنے ملک میں غدار ہونے کا طعنہ دیا تھا؟ کیا یہ سچ نہیں کہ جاسوسی کی اطلاعات پر بھٹو نے ان کی ایٹمی تنصیبات میں داخلے پر پابندی عائد کر رکھی تھی؟ اور کیا یہ بھی درست نہیں کہ پارلیمنٹ کے قادیانیوں کے خلاف فیصلے کے بعد انہوں نے پاکستان چھوڑ دیا تھا؟ کیا یہ ہوتی ہے محبت؟ کیا یہ درست نہیں کہ آپ آئینی شقوں 266، 295-A، 298-A، 106-3 کا انکار کرتے ہیں؟ کیا آئین کو نہ ماننا غداری کے زمرے میں نہیں آتا؟ تو کیا غلط کہا کیپٹن صفدر نے؟

میں پھر کہنا چاہوں گا کہ کیپٹن صفدر نے جو کہا۔ وہ آج سے اسی پچاسی سال پہلے اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی کہہ چکے تھے۔ وہ پوری قوم کی آواز ہے۔ آپ اقلیت بن کر رہیں، کسی کو اعتراض ہے، نہ نفس الامر میں برا۔ مگر آپ خدا، رسول اور ختم نبوت کے نام پر بنی دھرتی میں اپنا حق جتلانے لگیں۔ تو یہ درست ہے کہ ایسا نہ ہو سکے گا۔ میری نظر میں آپ کے جملہ شکووں کا جواب یہی ہے کہ آپ اس قوم پر رحم فرمائیں اور اس کے مذہبی اعتقادات میں چور دروازوں سے دخل دینا بند کر دیں۔ پہل کیپٹن صفدر نے نہیں کی۔ آپ کے اس حواری نے کی جس نے پارلیمنٹ میں نقب لگا کر حلف نامہ ختم کرنے کی کوشش کی۔ جب تک آپ کے آئین وملک میں نقب لگانے کا سلسلہ جاری رہے گا مزاحمت کا سامنا آپ کو ہوتا رہے گا۔ یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس انتشار کو جسے آپ ہی نے دعویٰ نبوت کر کے پیدا کیا تھا کب ختم کرتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ قطعاً یہ نہیں کہ آپ اپنے مذہبی معتقدات کو چھوڑ دیں۔ ہماری گذارشات کا حاصل فقط اس قدر ہے کہ آپ ہمیں اپنے مذہبی معتقدات کے مطابق رہنے دیں۔ آئے دن نقب لگانے اور مہروں کے استعمالی سلسلے کو بند فرمادیں اور شرح صدر سے طے کر لیں کہ پاکستان کو مزید کسی الجھاؤ میں نہیں ڈالیں گے تو اسی وقت فتنوں کا انسداد اور سماجی انتشار ختم ہو جائے گا۔

چھتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی اجمالی رپورٹ

مولانا اللہ وسایا

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء. اما بعد!

اللہ رب العزت کے فضل سے چھتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۱۹، ۲۰ر اکتوبر ۲۰۱۷ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔

کانفرنس کی تیاری اور فیصل آباد، سرگودھا، لاہور، گوجرانوالہ ڈویژن میں کانفرنس کی دعوت دینے، تشہیر واعلانات اور تبلیغی بیانات کے لئے مبلغین حضرات کا اجلاس ۸ر اکتوبر کو صبح آٹھ بجے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کے دارالحدیث میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے فرمائی۔ اجلاس کے اختتام پر رفقاء، اشتہارات، سٹیکرز، فلیکس اور دعوت نامے لے کر اپنے اپنے متعینہ حلقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اس دوران میں صفائی، رنگ وروغن، وضو خانوں، طہارت خانوں، بجلی کے سسٹم کی ری چیکنگ کرائی گئی۔ حسب سابق محترم جناب خالد مبین (گجر خان)، حضرت حافظ محمد الیاس نے راولپنڈی سے خورد ونوش کے سامان کا معتد بہ حصہ ٹرک کے ذریعہ بھجوادیا۔ بقیہ سامان چنیوٹ سے خرید کیا گیا۔ محترم ڈاکٹر محمد صولت نواز نے اس میں حصہ ڈالا۔ خریداری سامان کی رسیدات محترم مولانا عبدالرشید کے ذریعہ ان کو بھجوادی گئیں۔ یوں وافر مقدار میں سامان کی خریداری کے عمل سے فارغ ہوئے۔

۱۵ر اکتوبر کو ٹینٹ کے سامان اور ساتھ ہی ساتھ تنصیب کا عمل بھی شروع ہوگیا۔ قدیم مدرسہ، مسجد کے نئے برآمدہ کی چھت، جدید مدرسہ میں کانفرنس کا پنڈال، مسجد سیدنا امام حسینؓ (عیدگاہ وجنازہ گاہ) کھانا پکانے، گوشت بنانے، استقبالیہ، ٹریفک کنٹرول والوں کے لئے غرض جہاں جہاں سائبان لگنے تھے، لگنے شروع ہوئے۔ اسی طرح ساؤنڈ سسٹم دونوں مدرسوں کے پنڈالوں میں آواز پہنچانے کے لئے ۱۷ر اکتوبر کی شام تک یہ عمل مکمل ہوا۔ ۱۷ر اکتوبر کو ہی مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری تشریف لائے۔ ظہر کے بعد آپ کی صدارت میں تمام موجود رفقاء اور مختلف شعبوں کے لئے قائم کمیٹیوں کے سربراہان وممبران کا اجلاس منعقد ہوا اور تمام امور پر تفصیل سے غور وفکر کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی مناسب تجاویز کو زیر غور لاکر ہدایات دی گئیں۔ ۱۸ر اکتوبر کو پنڈال میں پرالی بچھائی گئی۔ اس کے کئی گھنٹے بعد صفوں کو بچھانے کا عمل مکمل ہوا۔ غرض آج عصر تک ہر لحاظ سے انتظامات مکمل ہوگئے۔ ۱۸ر اکتوبر کو ظہر کے قریب قافلوں کی آمد شروع ہوئی۔ اللہ رب العزت نے کرم کا معاملہ فرمایا کہ ۱۹ر فجر کی نماز پر جلسہ گاہ کا پورا پنڈال مہمانان گرامی سے بھر چکا تھا۔ رات بھر ملک کے دور دراز سے قافلوں کی بھرپور آمد جاری رہی۔ ساڑھے پانچ بجے صبح پنڈال میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کی اقتداء میں نماز ادا کی گئی۔

دوسری جماعت جامع مسجد ختم نبوت میں پونے چھ بجے ہوئی۔ نماز کے بعد پنڈال میں ہی درس کا اعلان

تھا۔ حسب سابق حضرت مفتی صاحب نے درس ارشاد فرمایا۔ یوں آپ کی امامت، درس و دعا سے کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ آپ کے درس کے اختتام پر ملک بھر سے آنے والے حضرات کو ناشتہ کرانے کا عمل شروع ہوا۔ پھر دوپہر کا کھانا پھر شام کا کھانا۔ گویا صبح ناشتہ سے لے کر عشاء کے بعد تک کھانا کھلانے کا عمل تسلسل کے ساتھ جاری رہا۔ جو دوست ناشتہ سے فارغ ہوتے گئے۔ وہ آرام کے لئے اپنی اپنی رہائش گاہوں میں چلے جاتے۔ ساڑھے نو بجے صبح سے اعلانات کے ذریعہ دوستوں کو جگانے اور دس بجے کانفرنس کے آغاز کا اعلان ہونا شروع ہوا۔ اللہ رب العزت نے فضل کا معاملہ فرمایا کہ حسب اعلان ٹھیک دس بجے کارروائی کا آغاز ہوگیا۔

پہلا اجلاس

صدارت: حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ۔

افتتاحی دعا: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مدظلہ (خانقاہ سراجیہ)

افتتاحی خطاب: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مدظلہ (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

تلاوت ونعت: قاری محمد مہتاب احمد لاہوری (متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر)، محمد زاہد۔

بیانات: مولانا حافظ عبدالوہاب (مبلغ حافظ آباد)، مولانا غلام حسین (جھنگ)، مولانا عبدالرشید (فیصل آباد)، مولانا محمد حسین ناصر (سکھر)، مولانا امجد علی (سرگودھا)، مولانا محمد قاسم (منڈی بہاؤالدین)، مولانا تجمل حسین، (نواب شاہ)، مولانا ضیاء الدین آزاد (ماموں کانجن)، مولانا عبدالحکیم نعمانی (ساہیوال)

نعت: جناب فیصل بلال (گوجرانوالہ)

بیانات: مولانا قاری محمد جعفر (جھنگ)، مولانا محمد شعیب چنیوٹی (مدرسہ ختم نبوت چناب نگر)، مولانا محمد علی (مدرسہ ختم نبوت چناب نگر)، مولانا سلمان خالد (جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ)

دعا: حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب (صدر اجلاس)

نوٹ: یاد رہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن کا جمعرات صبح درس قرآن مجید سے لے کر جمعہ اختتامی دعا تک سب حضرات سے زیادہ وقت سٹیج پر گزرا۔ آپ جس طرح پوری کانفرنس میں دل سوزی سے حاضر باش رہے، بہت ہی مبارک اور قابل رشک ہے۔

ایک بجے پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ رفقاء کو کھانا، وضو، نماز کی تیاری کے لئے آدھا گھنٹہ کا وقت دیا گیا۔ اجلاس ختم ہوتے ہی اذان ہوگئی جو دوست کھانا اور وضو کے عمل سے فارغ ہوتے گئے پنڈال میں تشریف لاتے گئے۔ ٹھیک ڈیڑھ بجے پنڈال میں جماعت کھڑی ہوگئی۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے استاذ مولانا محمد شاہد نے حسب سابق امامت فرمائی۔ دعا اور سنتوں کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوگیا۔

دوسرا اجلاس...... جمعرات بعد از ظہر

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب۔

مہمان خصوصی: پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)
تلاوت: قاری محمد عمران (کراچی)
نعت: جناب محمد واصف (کوہاٹ)
بیانات: مولانا محمد خالد (شیخوپورہ)، مولانا خبیب احمد (ٹوبہ)، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی (اکوڑہ خٹک)، جناب شبیر احمد (قصور)، حضرت قاری جمیل احمد بندھانی (سکھر)
بیان مہمان خصوصی: پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی۔
بیان: ڈاکٹر قاری عتیق الرحمن (امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)

اس دوسرے اجلاس میں اسٹیج پر مندرجہ ذیل مہمانان نے خصوصی شرکت سے سرفراز فرمایا۔

مولانا مفتی عبدالخالق (ہارون آباد)، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف (اسلام آباد)، حضرت مولانا غلام فرید (جامعہ دارالقرآن فیصل آباد)، قاری عبدالرحمن ضیاء (سرگودھا)، مولانا مفتی عبدالرحمن (راولپنڈی)

اختتامی دعا: حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب (خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی)

تیسرا اجلاس

عصر کی نماز کے بعد کا وقت سوالات وجوابات کا تھا۔ راقم الحروف نے گزارہ کیا۔

چوتھا اجلاس

مغرب کی نماز کے بعد مجلس ذکر کا تھا اور اس سے قبل اصلاحی بیان، اور مجلس ذکر دونوں کام حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی اٹک والوں نے سرانجام دیئے۔

پانچواں اجلاس

جمعرات بعد از نماز عشاء پانچواں اجلاس شروع ہوا۔

صدارت: حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفےٰ صاحب (کراچی)
مہمان خصوصی: حضرت مولانا مفتی خالد محمود (کراچی)
تلاوت: قاری محمد عثمان مالکی (ساہیوال)، قاری عبدالرشید (لاہور)
نعت: حضرت مولانا قاری سلیمان یاسین (کراچی)
بیانات: حضرت مولانا محمد یوسف خان (استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ)، حضرت مولانا نعیم الدین (استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ)
نعت: حضرت حافظ محمد شریف مخین آبادی۔
بیان: پیر طریقت حضرت میاں محمد اجمل قادری (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شیرانوالہ لاہور)
نعت: مولانا محمد قاسم گجر (لاہور)

بیانات: جناب لیاقت بلوچ صاحب (سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی وملی یکجہتی کونسل)، پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی، حضرت مولانا قاضی مشتاق الرحمن (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی)، مولانا محمد رضوان عزیز (نگران شعبہ تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر)، پیر طریقت حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی (پیر شریف)، مولانا محمد ایوب صفدر (گوجرانوالہ)، حضرت مولانا عبدالشکور رضوی (فیصل آباد)، حضرت مولانا محمد امجد خان (لاہور)، حضرت ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (صدر ملی یکجہتی کونسل پاکستان)

نعت: جناب طاہر بلال چشتی (جھنگ)

بیانات: جناب شرجیل (صدر انجمن تاجران راولپنڈی)، قاضی احسان احمد (کراچی)، سید کفیل بخاری (نائب صدر مجلس احرار اسلام)، مولانا سید عبدالخبیر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر (ناظم متحدہ کونسل اہل حدیث)، مولانا محمد ایوب (ڈسکہ)

نعت: مولانا شاہد عمران عارفی (ساہیوال)

بیان: حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (ساہیوال)

نعت: سید سلمان گیلانی، امین برادران۔

دعا: حضرت مولانا اعجاز مصطفےٰ (صدر اجلاس)

مہمانان خصوصی: جناب میاں پیر محمد رضوان نفیس (لاہور)، قاری جمیل الرحمن اختر (لاہور)، مولانا قاری علیم الدین شاکر (لاہور)، مولانا عبدالشکور حقانی (لاہور)، مولانا مفتی محمد معاذ (چکوال)، مولانا پیر عبدالقدوس (چکوال)، مولانا عبیداللہ انور بن مولانا بشیر احمد شاد (چشتیاں)، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی (کوئٹہ)، صاحبزادہ مبشر محمود (فیصل آباد)، مولانا محمد عابد (خیرالمدارس ملتان)، مولانا قاری عبدالجبار (ساہیوال)، مولانا مفتی عظمت اللہ (امیر عالمی مجلس بنوں)

رات گئے اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ صبح نماز فجر کے بعد حضرت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا نے درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

چھٹا اجلاس ...... بروز جمعہ، قبل از جمعہ

دس بجے صبح چھٹا اجلاس شروع ہوا۔

صدارت: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب۔

تلاوت: قاری محمد عمار ظفر (جامعۃ السراج چیچہ وطنی)، استاذ القراء قاری احسان اللہ فاروقی (لاہور)

بیانات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مختار احمد (میرپور خاص)

نعت: محمد سعید، محمد رؤف (کرک)، عبدالواحد جتوئی (سندھ)

بیانات: مولانا توصیف احمد (حیدرآباد)، ڈاکٹر دین محمد فریدی (بھکر)

دستار بندی: درجہ تخصص میں شریک تیسرے سال کی کلاس کے ۲۸ حضرات کی دستار بندی مولانا محمد عابد (خیر المدارس ملتان)، حضرت مولانا عبدالغفور (ٹیکسلا)، حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، حضرت مولانا محب اللہ (لورالائی) نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کرائی۔

بیانات: جناب راجہ محمد ارشد (آزاد کشمیر)، مولانا محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)

نعت: فیصل بلال (گوجرانوالہ)

بیان: مولانا نور محمد ہزاروی (امیر مجلس سرگودھا)

دستار بندی: درجہ حفظ سے پچھلے سال فارغ ہونے والے حفاظ کرام کی دستار بندی پیر طریقت حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی، پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی، شیخ الحدیث مولانا ہاشم خان (امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع چارسدہ)، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف (امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ) نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کرائی۔

بیان: حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی (امیر مجلس کے.پی.کے پشاور)

پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی کا ساڑھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے قبل از جمعہ تک انتہائی جامع اور پر مغز بیان ہوا۔ خطبہ جمعہ اور نماز کی امامت حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے فرمائی۔

ساتواں (آخری) اجلاس ...... بعد از جمعہ

صدارت: مولانا سید سلمان بنوری (نائب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی)

تلاوت: مولانا قاری مشتاق احمد رحیمی (امیر عالمی مجلس قصور)

نعت: مولانا محمد شاہد عمران عارفی (ساہیوال)

بیانات: حضرت مولانا سید احمد بنوری (کراچی)، حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی (خانپور)، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (ملتان)، حضرت مولانا سید مظہر شاہ اسعدی (ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)

نعت: سید سلمان گیلانی

بیان: قائد جمعیۃ مفکر اسلام مولانا فضل الرحمٰن (صدر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام)

دعائے اختتام: پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی نے فرمائی۔

بعد از جمعہ کے اجلاس میں ملک بھر کے مشائخ، دینی جامعات کے شیوخ حدیث، مدارس کے مہتمم حضرات اور اپنی جماعتوں کے قائدین کی بڑی تعداد اسٹیج پر تشریف فرما تھی۔ جیسے پیر طریقت حضرت صوفی دین محمد (گوجرہ)، حضرت مولانا قاری محمد یٰسین (فیصل آباد)، مولانا منیر احمد منور (کہروڑ پکا)، حضرت مولانا ظفر احمد قاسم (وہاڑی)، حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ (فیصل آباد)، حضرت مولانا محب النبی (لاہور)، حضرت مولانا عبیداللہ انور (تلہ گنگ) وغیرہم!

اس دفعہ کانفرنس پر ہمارے اکابر کے جانشین بڑی تعداد میں شریک کانفرنس ہوئے۔

۱...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ کے جانشین مولانا سید سلمان بنوری (کراچی)

۲...... شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ کے جانشین مولانا فضل الرحمٰن درخواستی (خانپور)

۳...... حضرت لاہوری ؒ کے جانشین مولانا عبیداللہ انور ؒ کے صاحبزادہ میاں محمد اجمل قادری (لاہور)

۴...... مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ؒ کے جانشین مولانا فضل الرحمٰن (ڈیرہ اسماعیل خان)

۵...... حضرت خواجہ خان محمد ؒ کے جانشین مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد وصاحبزادہ سعید احمد (خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی)

۶...... مولانا قاضی زاہد الحسینی ؒ (اٹک) کے جانشین مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک)

۷...... مولانا قاری خلیل احمد بندھانی ؒ (سکھر) کے جانشین مولانا قاری جمیل احمد (سکھر)

۸...... پیر طریقت سائیں عبدالکریم ؒ بیر شریف والوں کے جانشین سائیں عبدالمجیب قریشی (بیر شریف)

۹...... حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری ؒ چک نمبر ۱۱ والوں کے جانشین مولانا پیر عبدالحفیظ (چیچہ وطنی)

۱۰...... پیر طریقت حضرت حافظ غلام حبیب چکوال کے صاحبزادے مولانا پیر عبدالقدوس (چکوال)

۱۱...... امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کے نواسے سید محمد کفیل شاہ بخاری (ملتان)

۱۲...... مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ کے جانشین مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (ملتان)

۱۳...... محدث کبیر مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری ؒ کے پوتے مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن (راولپنڈی)

۱۴...... شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی ؒ کے جانشین سید سلمان گیلانی (لاہور)

۱۵...... نعت خواں رسول جناب صوفی احمد بخش چشتی کے صاحبزادے جناب طاہر بلال چشتی (جھنگ)

۱۶...... جناب حفیظ جالندھری ؒ (ساہیوال) کے صاحبزادے طارق حفیظ جالندھری (ساہیوال)

۱۷...... مولانا عبداللطیف ؒ (شاہ کوٹ) کے صاحبزادے مولانا سید احمد (شاہ کوٹ)

۱۸...... مولانا عبدالقادر آزاد ؒ کے صاحبزادے سید عبدالخبیر آزاد (لاہور)

۱۹...... مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر ؒ کے جانشین جناب ابتسام الٰہی ظہیر (لاہور)

۲۰...... پیر طریقت حضرت مولانا محمد اسحاق قادری لاہوری ؒ کے جانشین قاری جمیل الرحمٰن (لاہور)

۲۱...... حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان ؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد امجد خان (لاہور)

۲۲...... مولانا صوفی اللہ وسایا مرحوم (ڈیرہ غازی خان) کے صاحبزادے جناب مولانا عبدالرحمٰن غفاری۔

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا والوں نے علالت کے باوجود شرکت سے ممنون فرمایا۔ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ذوالفقار نقشبندی نے مسلسل پانچ گھنٹے سٹیج پر براجمان رہ کر حضرت خواجہ خان محمد صاحب ؒ کی سٹیج پر طویل نشستوں کی یاد تازہ کردی۔ مولانا مفتی محمد حسن آغاز سے اختتام تک برابر سٹیج پر ہر اجلاس میں شریک رہے۔ زہے ہمت وتوفیق!

تمام تر ہمت وکوشش کے باوصف فقیر نہ تو اکابر کے اسماء مبارکہ کا مکمل احاطہ کرپایا ہے نہ ہی رفقاء کرام جو مختلف ڈیوٹیوں پر تھے اور حسب سابق گرانقدر خدمات سرانجام دیں، ان کا مکمل نقشہ پیش کرسکا ہے۔ البتہ گزشتہ سال

لولاک کے شمارہ ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ ص ۲۴ پر مدرسہ ختم نبوت چناب نگر سے تخصص کی تکمیل کرنے والی، سال اوّل ۲۰۱۴ء اور سال دوم ۲۰۱۵ء دو سالوں کے ۳۲ حضرات کی فہرست شائع کی تھی۔ اب اس شمارہ میں تیسرے سال ۲۰۱۶ء کی تخصص کلاس کو مکمل کرنے والے اٹھائیس حضرات کی فہرست پیش خدمت ہے۔ جن کی چھتیسویں سالانہ کانفرنس پر ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۷ء قبل از جمعہ دستار بندی کی گئی۔ ان حضرات کے اسماء گرامی کی فہرست یہ ہے:

اسماء گرامی طلباء تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

تکمیل تخصص ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۰۱۶ء (سال سوم)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام مع ولدیت	ایڈریس	ضلع
33	1	مفتی عظمت اللہ سعدی	حاجی سعد اللہ خان	بنوں
34	2	مولانا محمد حسن حقانی	محمد حفیظ	نوشہرہ
35	3	مولانا محمد عابد حقانی	مشتاق علی	نوشہرہ
36	4	مولانا نذیر الرحمن	آوس خان	لکی مروت
37	5	مولانا جنت اللہ حنفی	عبد الجلیل	لکی مروت
38	6	مولانا اویس امجد قاضی	امجد محمود قاضی	راولپنڈی
39	7	مولانا رشید احمد	محمد سعید	بٹگرام
40	8	مولانا محمد ولید	محمد رفیق	ہٹیاں بالا
41	9	مولانا فضل جواب حقانی	مولانا اکرام اللہ	صوابی
42	10	مولانا عبد الباسط	محمد اسحاق خان	پونچھ
43	11	مولانا محمد معتمر	محمد نسیم	تترخیل لکی مروت
44	12	مولانا محمد شفیع اللہ	غلام رسول	مظفر گڑھ
45	13	مولانا محمد ناصر	اکرام الدین	مردان
46	14	مولانا محمد عرفان	فقیر عطاء اللہ	ڈیرہ اسماعیل
47	15	محمد ابراہیم	محمد نواز	کوہلو
48	16	مولانا عبد السلام	محمد شفیع	گلگت
49	17	مولانا گل محمد حقانی	فضل خان	لکی مروت
50	18	مولانا عبد الجبار اعوان	عبد الرشید اعوان	کراچی
51	19	مولانا عبد المجید	جعفر خان	راجن پور
52	20	مولانا بدر الاسلام عباسی	محمد سفیر خان عباسی	آزاد کشمیر
53	21	مولانا محمد ندیم مغل	علی عمر جان	مظفر آباد
54	22	مولانا محمد سلیم اللہ	غلام رسول	مظفر گڑھ

55	23	مولانا محمد طاہر ربانی	محمد قاسم ربانی	حیدرآباد
56	24	مولانا محمد نعمان ضیاء	جاوید ارشد ضیاء	مظفرگڑھ
57	25	مولانا محمد حفیظ اللہ	جام دوست محمد	مظفرگڑھ
58	26	مولانا ملک اویس احمد	عبدالستار	کراچی
59	27	مولانا شیر علی	شاہ جہان خان	فیصل آباد
60	28	مولانا محمد سعید	شاہد خان	پشاور

اسی طرح مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے ۲۰۰۱ء سے ۲۰۱۵ء تک حفظ مکمل کرنے والے حفاظ کرام کی تعداد ۲۵۵ تھی، جو ماہنامہ لولاک کے شمارہ ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ کے ص ۱۳ تا ۲۳ پر شائع کی تھی۔ اب سال ۱۴۳۸ھ میں تکمیل تحفیظ القرآن کی کلاس کے شرکاء کی تعداد چھبیس ہے۔ جن کی ۲۰ر اکتوبر ۲۰۱۷ء کو جمعہ کے موقعہ پر چھتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس پر دستار بندی کی گئی۔ ان کی فہرست یہ ہے:

فہرست حفاظ کرام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۶ء

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	ضلع
256	1	حافظ احمد شیر	مختار احمد	چنیوٹ
257	2	حافظ ابو معاویہ شہزاد	محمد ابراہیم	چنیوٹ
258	3	حافظ ابوسفیان	ریاض احمد	چنیوٹ
259	4	حافظ بہاؤ الدین	حضرت مولانا غلام رسول	رحیم یار خان
260	5	حافظ عمر فاروق	برخوردار	چنیوٹ
261	6	حافظ شمس الدین	حضرت مولانا غلام رسول	رحیم یار خان
262	7	حافظ حفظ الرحمن	عبدالرشید	لودھراں
263	8	حافظ عبدالرحمن	محمد ابراہیم	چنیوٹ
264	9	حافظ محمد اسامہ	مختار احمد	چنیوٹ
265	10	حافظ احمد شیر	ناصر علی	چنیوٹ
266	11	حافظ محمد معوذ	عبدالحمید	مظفرگڑھ
267	12	حافظ محمد الیاس	رحمت علی	چنیوٹ
268	13	حافظ محسن علی	محمد ریاض	چنیوٹ
269	14	حافظ محمد عاقب شہزاد	محمد اسماعیل	چنیوٹ
270	15	حافظ مزمل عباس	غلام یٰسین	چنیوٹ
271	16	حافظ نعمان علی	شہباز علی	چنیوٹ

272	17	حافظ محمد مبشر	محمد خضر حیات	چنیوٹ
273	18	حافظ محمد عمر فاروق	غلام رسول	چنیوٹ
274	19	حافظ محمد شیر خان	محمد سعید	چنیوٹ
275	20	حافظ محمد یامین	یاسین	چنیوٹ
276	21	حافظ عدنان فرید	محمد فرید	چنیوٹ
277	22	حافظ محمد مدثر	محمد یعقوب	بہاول پور
278	23	حافظ گلفام امجد	امجد علی	چنیوٹ
279	24	حافظ محمد سرفراز	منیر احمد	چنیوٹ
280	25	حافظ رانا شاہ زیب	رانا معظم علی خان	چنیوٹ
281	26	حافظ شاہ برأت خان	شمع خان	چنیوٹ

گویا ۲۰۰۱ء سے ۲۰۱۷ء تک سترہ سالوں میں ۲۸۱ حضرات نے حفظ قرآن مدرسہ ختم نبوت سے مکمل کیا۔

چھتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی منظور شدہ قراردادیں

✿...... ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ عظیم اجتماع صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے قادیانیوں کے متعلق وضاحتی بیان کو ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' کا مصداق قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبائی وزیر قانون پاکستانی قوانین سے نابلد ہیں۔ کیونکہ قادیانی قرآن وسنت، اجماع امت اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی رو سے دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ انہیں مسلمان قرار دینا آئین سے بغاوت کے مترادف ہے۔ لہٰذا جب تک اپنے بیان کو علی الاعلان واپس نہیں لیتے انہیں آئینی عہدہ سے چمٹے رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ لہٰذا ان سے وزارت قانون کا قلمدان واپس لیا جائے۔

✿...... پچھلے دنوں ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے ختم نبوت کے بیان، لٹریچر، اشتہار اور اسٹیکرز لگانے پر لاہور میں ایک ماہ کے لئے پابندی عائد کردی۔ جو سراسر قادیانیت نوازی ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ نوٹیفکیشن واپس لیا جائے۔ کیونکہ قادیانی آئین وقانون کی رو سے کافر ہیں اور انہیں کافر کہنا آئینی طور پر کوئی جرم نہیں۔ لہٰذا یہ آرڈر واپس لیا جائے۔

✿...... انتخابی اصلاحات کی آڑ میں حلفیہ بیان کو حذف کرنا اور پھر اس کو واپس لینا۔ یہ اجلاس اس حلفیہ بیان کو واپس لینے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی بدباطن ایسی جرأت نہ کر سکے۔

✿...... فوج کا ماٹو جہاد ہے جبکہ قادیانی جہاد اسلامی کے منکر ہیں۔ لہٰذا آئندہ انہیں فوج میں کمیشن نہ دیا جائے۔

✿...... ملک بھر کے تمام محکموں میں قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

✿...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ''چھتیسویں آل پاکستان دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس'' چناب

نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعوین و مندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

✿ ...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کا اجراء اور نفاذ کیا جائے اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔

✿ ...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ قائم کئے ہیں جو سٹیٹ اندر سٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کو غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

✿ ...... ملک بھر کی عسکری تنظیموں پر پابندی ہے۔ لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دی جاچکی ہے۔ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

✿ ...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے حالات وواقعات پر ریلیز ہونے والی فلموں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

✿ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

✿ ...... عدلیہ کے فیصلے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کے ارشادات کی روشنی میں گوہر شاہی ایک گستاخ رسول تھا۔ اس کو سزا ہوئی اور اس کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن اس کے باطل نظریات کو چلا کر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔

✿ ...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے تاکہ عوام الناس کو مسلم اور غیر مسلم کی پہچان میں آسانی ہو۔

✿ ...... یہ اجتماع سانحہ کوئٹہ اور دہشت گردی سے متاثر افراد سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہداء کے لئے دعا مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں اسلام و ملک دشمن دہشت گردوں کے خلاف گھیرا تنگ کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

✿ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم ۷۔بی اور ۷۔سی کو سابقہ حالت پر بحال کیا جائے۔ اسے ختم کرنے والی لابی کا تعین کر کے ذمہ داران کے خلاف آئین پاکستان سے غداری کا مقدمہ درج کیا جائے۔

✿ ...... یہ اجلاس آزاد حکومت ریاست جموں کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانان ریاست جموں وکشمیر کے حوالہ سے بھی وہاں کے آئین ۱۹۷۴ء اور اس کے ذیلی قوانین میں پاکستان کی طرح عقیدۂ ختم نبوت کو تحفظ مہیا کرنے کی خاطر آزاد کشمیر کی حدود میں بھی حلف نامہ ختم نبوت برائے ووٹر لسٹ ونامزدگی فارم برائے امیدواران میں شامل کیا جائے۔

✿ ...... آزاد کشمیر آئین میں بھی مسلم اور غیر مسلم کی تعریف ان ہی الفاظ اور عبارات سے کی جائے جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۶۰ ج میں تحریر ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کا جوابی مراسلہ

قارئین لولاک کو یاد ہوگا کہ گزشتہ شمارہ میں جناب سید شجاعت علی شاہ کا خط شائع کیا تھا جس میں ڈین کلیہ عربیہ وعلوم اسلامیہ کو متوجہ کیا گیا تھا کہ تفسیر کے طلباء کے لئے جو کتاب تیار کی گئی ہے۔ اس میں بعض امور شرعی نقطۂ نظر سے قابل اصلاح ہیں۔ جواب میں ان کا ذیل کا خط موصول ہوا۔ ملاحظہ فرمائیں۔(ادارہ)

Allama Iqbal Open University

FACULTY OF ARABIC & ISLAMIC STUDIES

Department of Quran & Tafseer

Ref: SP6/G17/[illegible] Date: 26-[illegible]-17

[illegible]

Block 8-12, Sector H-8, Islamabad, Ph: 051-9250166, 9057879, 9057787

انتہائی ندامت سے معذرت خواہی

اسال محاسبہ قادیانیت کی جلد ۶، ۷، ۸...... ✿...... خطبات شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا: مرتب: مولانا محمد بلال...... ✿...... مجموعہ رسائل ردقادیانیت از: حضرت کاندھلوی ﷫ ...... ✿...... اسلام اور قادیانیت از: مولانا عبدالغنی پٹیالوی ﷫ ایسی کتب ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقعہ پر نئی چھپ کر آئیں۔

ان شائع شدہ نئی کتب میں ایک اہم کتاب ”گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ“ بھی ہے جو چھ سو بتیس صفحات پر مشتمل ہے اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والے نوسو تینتیس حضرات کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب ایسے وقت پر چناب نگر پہنچی جب کانفرنس جوبن پر تھی۔ آتے ہی کتب مکتبہ کے سٹال پر فروخت کے لئے رکھوادی گئیں۔ اس کی ستر کتابیں نکل گئیں تھیں کہ کسی اہل علم نے نشاندہی فرمائی کہ اس کے ص ۲۰۰ سے ۲۰۵ تک کے صفحات پر جن حضرات کے نام کے ساتھ ”رحمۃ اللہ علیہ“ کا بلاک لگنا چاہئے تھا کمپیوٹر کی غلط کمانڈ دینے سے ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کا بلاک چھپ گیا ہے۔

اس غیرارادی سہو پر انتہائی ندامت ہوئی۔ کتاب کی فروخت فوری بند کر دی گئی۔ کانفرنس کے اختتام پر بقیہ کتب سے غلطی کی اصلاح مولانا محمد رضوان عزیز کی نگرانی میں تخصص کی جماعت نے فرمادی۔ چناب نگر پانچ صد کتاب آئی تھی۔ ملتان دفتر مرکزیہ میں بھی موجود کتاب کی تصحیح کر دی گئی ہے۔

جن دوستوں نے ستر کتابیں لیں وہ متذکرہ صفحات پر تصحیح کرلیں۔

جلدی میں کمپیوٹر کی غلط کمانڈ دینے سے غیرارادی طور پر ایسے ہوا۔ تاہم اس پر دلی ندامت سے معذرت خواہ ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ معاف فرمائیں اور آئندہ اس طرح کی حماقت سے بچائے رکھیں۔ خالص سہو پر مبنی ایسے ہوا۔ کسی کی سوء نیت کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

معذرت گزار: فقیر اللہ وسایا

۲۵ر اکتوبر ۲۰۱۷ء

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مولانا محمد وسیم اسلم

تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل جلد چہارم: ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی:

صفحات:۴۶۴: قیمت:۴۰۰: ناشر: قاضی احسان احمد اکیڈمی متصل مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ، صدیق آباد جلال پور روڈ شجاع آباد ضلع ملتان 03006347163

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی مرتب کردہ ''تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل'' کی تین جلدیں پہلے منظر عام پر موجود ہیں۔ اب اسی سلسلہ کی چوتھی جلد بھی منصۂ شہود پر آچکی ہے۔ جس میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحریک میں شامل دیگر دینی، سیاسی جماعتوں اور شخصیات کی خدمات کو زیر بحث لاتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ علاوہ تحریک کے زمانہ میں خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ، ممتاز دولتانہ کی وزارت علیا، جنرل اعظم کے بھیانک کردار، منیر انکوائری رپورٹ کے ظلم وتشدد، قادیانیت نوازی، ختم نبوت اور احرار دشمنی کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے باضابطہ قیام واعلان کو نعمت خداوندی قرار دیا گیا ہے اور ملک بھر میں مجلس کی خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

اگرچہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں سینکڑوں علماء کرام نے قابل رشک کردار ادا کیا۔ لیکن آخری باب میں بعض شخصیات کے عظیم الشان کردار کو اخبارات ورسائل کی تہہ سے نکال کر اس کے لئے مژدہ جان بنایا گیا ہے۔ اللہ پاک مرتب کتاب کی مساعی حسنہ کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے نسل نو کو اپنے بزرگوں کے کردار کو اپنانے کی توفیق بخشیں۔ مذکور کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر پر دستیاب ہے۔

افادات وملفوظات عزیزیہ (شاہ عبدالعزیز دعا جو ؒ): مرتب: عتیق الرحمن: صفحات

۱۷۶: قیمت: درج نہیں: ناشر القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ: فون 03013019992

مذکورہ بالا کتاب حضرت شاہ عبدالعزیز ؒ جن کا تخلص دعا جو تھا، کے تبلیغی، علمی وروحانی ارشادات، ملفوظات ومواعظ پر موقوف ہے۔ شاہ عبدالعزیز ؒ اصل دہلی کے ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس ؒ کے زمانہ سے ہی تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوئے اور تادم زیست اسی میدان سے جڑے رہے۔ تقسیم پاکستان کے بعد اسی مقصد کو لے کر اپنے ایک صاحبزادے کے ہمراہ پاکستان میں تشریف لائے۔ باقی کا خاندان دہلی میں ہی آباد رہا۔ درویش منش انسان تھے۔ خانہ بدوش لوگوں کی طرح زندگی بسر کی۔ کسی بھی مقام کو اپنا مسکن نہیں بنایا۔ دعوت وتبلیغ کی غرض سے جہاں گئے وہیں پڑاؤ ڈال لیا۔ دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ

سلوک واحسان بھی آپ کی طبیعت ثانی بن چکی تھی۔ حکیمانہ اور مشفقانہ طرز پر وعظ فرماتے تھے۔ وعظ میں برجستہ اشعار کا استعمال بھی فرماتے۔ آپ کے اکثر نوک زبان پر رہنے والے اشعار کو کتاب کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کے ارشادات وملفوظات ’’مختصر پر اثر‘‘ کا مصداق ہیں جو کہ ہر عام وخاص بالخصوص دعوت وتبلیغ کا کام کرنے والوں کے لئے انمول تحفہ ہے۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ کے زیر اہتمام عمدہ طباعت پر کتاب کو شائع کیا گیا ہے۔

ہدیۃ القاری فی تجوید کلام الباری: مؤلف: قاری بخت منیر مخلص: صفحات: ۱۶۰: قیمت: درج نہیں: ناشر وملنے کا پتا: مکتبہ محمدیہ اینڈ خوشبو گل دوبیان روڈ خورو چوک ضلع صوابی کے پی کے۔

تجوید کا معنی ہے عمدہ اور مخرج کا معنی ہے حروف نکلنے کی جگہ۔ چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید کو تجوید یعنی عمدگی کے ساتھ پڑھنا اور اس کے ہر ہر حرف کو اس کی اپنی جگہ سے ادا کرنا لازم امر ہے۔ عربی چونکہ فصیح وبلیغ زبان ہے۔ اس لئے بسا اوقات عربی کلام میں اعراب کی غلطی یا حرف کی غلط ادائیگی سے معنی ومفہوم تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے خود قرآن مجید میں حکم فرمایا گیا کہ: ’’ورتل القرآن ترتیلا‘‘ قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

مصنف خود بھی سبعہ عشرہ اور تجوید کے استاذ ہیں۔ اسی لئے تجربات کے مدنظر مذکورہ بالا کتاب کو انتہائی سہل انداز میں سبقاً سبقاً ترتیب دیا گیا ہے۔ عربی حروف کی اشکال، الگ الگ حروف کی پہچان، ان کے قواعد، ان کے مخارج اور حرکات وسکنات کو بڑی عمدگی سے ترتیب دیا ہے۔ تجوید وقرأت کے موضوع پر ایک مختصر مگر جامع نصاب ترتیب دیا ہے جو کہ طلباء ومدرسین دونوں کے لئے یکساں مفید ثابت ہوگا۔ مؤلف کے سبعہ عشرہ کے اساتذہ کی تقاریظ کے ساتھ کتاب کو عمدہ جلد میں شائع کیا گیا ہے۔

سیرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ: تصنیف: مولانا ثناء اللہ سعد: صفحات: ۲۰۷: قیمت: درج نہیں: ناشر: الہادی للنشر والتوزیع ۳۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ سرور عالم ﷺ کے دوہرے داماد، امت مسلمہ کے تیسرے خلیفہ، مظلوم مدینہ وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں جنہوں نے اسلام کی نشر واشاعت اور دعوت وتبلیغ کے لئے تن، من، دھن کی قربانی پیش کی۔ بیر رومہ خرید کر کے مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے لئے قطعۂ ارضی خرید کے وقف کیا۔ غزوہ تبوک کے لئے ۹۴۰ راونٹ، ۶۰ رگھوڑے بمعہ ساز وسامان اور نقدی مہیا کی۔ تمام تر اختیارات کے باوجود مدینہ طیبہ میں کسی صورت کلمہ گو لوگوں کے خون بہائے جانے کی اجازت نہ دی۔ جبکہ خود حضرت عثمانؓ قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت کرتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کی۔

سیدنا عثمانؓ کی سیرت کو داغدار کرنے کے لئے بعض مورخین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن آپ کی اجلی سیرت، سیرت طیبہ ہی رہی۔ مذکورہ کتاب میں معترضین کے اعتراضات کے مدلل جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ کتاب کو خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ عمدہ شائع کیا گیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸؍اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرب عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس قاسم پارک المعروف کمیٹی باغ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور و مولانا غلام محمد ریحان نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا منیر احمد ریحان نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری نصیر الدین نے کی۔ نعت رسول مقبول ﷺ مختلف نشستوں میں مولانا محمد شاہد عمران عارفی، آصف برادران، محمد عرفان، حافظ محمد طلحہ نے پیش کیں۔ کانفرنس کے خصوصی مہمانان گرامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما سینیٹر حافظ حمد اللہ، مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی اور مولانا شاہد عمران عارفی تھے۔ مہمانان گرامی کے علاوہ مولانا محمد حذیفہ شاکر اور مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ عالمی مجلس ملتان نے بھی بیانات کئے۔ اس موقع پر جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے نائب شیخ الحدیث مولانا حبیب احمد، نگران اعلیٰ مولانا حبیب الرحمٰن مدنی، مولانا مفتی محمد اسماعیل نائب امیر عالمی مجلس کہروڑپکا، مولانا مفتی محمود احمد امیر عالمی مجلس میلسی، مولانا ظفر احمد قاسم وہاڑی، مولانا قاری محمد یعقوب، قاری عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرزاق، جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد امین، قاری محمد اقبال، حافظ محمد نواز، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد عارف، مولانا محمد صہیب مسہ کوٹھی، محمد امیر ساجد، جناب نذیر احمد چوہان میلسی، خورشید خان کانجو، جماعت اسلامی کے نواب عمر حیات، جمعیت اہل حدیث کے مولانا عبدالرحمان فردوسی کے علاوہ اراکین پریس کلب، ختم نبوت یوتھ ونگ کے عہدیداران و دیگر مذہبی و سیاسی رہنما موجود تھے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا منیر احمد منور کے دعا سے ہوا۔ (مولانا محمد وسیم اسلم)

ختم نبوت کانفرنس زڑہ میانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زڑہ میانہ کے زیر اہتمام ۵؍ستمبر ۲۰۱۷ء کو کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی ساری کارروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ کے امیر حضرت مولانا قاری محمد اسلم کی زیر صدارت اور مجلس کے مبلغ حضرت مولانا عابد کمال کی زیر نگرانی ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز شاہ فیصل مسجد اسلام آباد کے مدرس حضرت مولانا قاری نعیم اللہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ سراج الاعظم نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، پیر حزب اللہ جان حقانی، مجلس کے صوبائی مبلغ حضرت مولانا عابد کمال اور جامعہ ابوہریرہؓ نوشہرہ کے مدرس حضرت مولانا محمد قاسم نے خطاب فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زڑہ میانہ کے حاجی محمد خان اور نادر خان کی ہمشیرہ نے چار کنال کا قیمتی پلاٹ وقف کر دیا۔ جس پر ایک عالی شان مسجد اور مدرسہ تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، حضرت مولانا پیر حزب اللہ، حضرت مولانا مہر محمد حقانی، حضرت مولانا قاری محمد اسلم، حضرت مولانا عابد کمال نے اپنے دست مبارک سے پتھر نصب

کرکے مسجد کا باقاعدہ سنگ بنیاد رکھا اور اس کی تعمیر کی دعا بھی فرمائی۔ یہ روحانی اجتماع حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ **فللحمد للہ علیٰ ذالک!**

ختم نبوت کانفرنس کرک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کرک کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس ۱۷ر ستمبر بروز اتوار صبح ۸ بجے تحصیل کرک میٹھا خیل میں زیر صدارت مولانا جہانزیب (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کرک) منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام قاری غلام فرید شاکر اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد خان قاسمی نے سرانجام فرمائے۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا محمود الرحمن، ناظم حاجی اسلم، قاری امیر اللہ مع تحصیل عاملہ، قاری عمر صدیق، مفتی محمد حیات، یونین امراء ونظماء کے علاوہ صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال اور مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے شرکت فرمائی۔ قاری حنیف الرحمن، جناب جاوید انور ودیگر حضرات نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس سے افتتاحی خطاب مولانا محمد یوسف حنفی نے فرمایا۔ اس کے بعد مولانا عابد کمال کو دعوت سخن دی گئی۔ حضرت نے سہل انداز میں عقیدہ کا معنی اور عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مجاہد ختم نبوت مولانا احسان احمد کو اردو زبان میں مائیک پر مدعو کیا گیا۔ خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت نے اپنے انداز میں ختم نبوت کے موضوع پر بہت پر مغز خطاب فرمایا۔ تقریباً ایک گھنٹہ کا بیان تھا۔ لیکن سامعین انتہائی ادب اور خاموشی سے مستفید ہوتے رہے۔ آخر میں حضرت نے عقیدہ ختم نبوت پر ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ کیا۔ جس کے لئے سب تیار تھے۔

ختم نبوت کانفرنس دنیاپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۶ر اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء منشی خان ہوٹل میں مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا عبدالکریم ندیم، جمعیت اہلحدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جماعت اسلامی کے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، نگران اعلیٰ مولانا حبیب الرحمن مدنی، مولانا مفتی ظفر اقبال جامعۃ السراج چیچہ وطنی، مولانا محمد میاں لودھراں، مولانا منیر احمد ریحان کہروڑپکا، مولانا عبدالرحمن جلہ ارائیں کے علاوہ علاقہ بھر کے علماء کرام، سیاسی وسماجی شخصیات اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس تحصیل تخت نصرتی ضلع کرک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تخت نصرتی کے زیر اہتمام ۱۷ر ستمبر بروز اتوار دن ۱۱ بجے تا مغرب ایک عظیم الشان، تاریخی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے ہر چھوٹی بڑی مسجد میں بیانات کئے گئے اور لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ صبح سویرے ذمہ داران حضرات سپورٹس سٹیڈیم پہنچنا شروع ہوگئے۔ پورے پنڈال کو دن بارہ بجے سے پہلے بینروں سے سجایا گیا۔ ٹھیک دو بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تخت نصرتی

کے امیر مولانا عبدالرزاق کی صدارت میں کانفرنس کا آغاز علاقے کے مشہور قاری جناب قاری غلام فرید شاکر کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ مہمانان خصوصی میں مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد، صوبائی مبلغ حضرت مولانا عابد کمال، شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء الرحمن آف کوہاٹ، ختم نبوت کا پروانہ چچا عنایت آف پشاور شامل تھے۔ سب سے پہلے ضلعی مبلغ حضرت مولانا علی عثمان نے بیان کیا اور لوگوں کے سینوں کو گرمایا۔ درمیان میں نعت خوانی کی گئی۔ اس کے بعد صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال سے جامع ومانع پراثر خطاب فرمایا۔ سپورٹس سٹیڈیم میں اگرچہ پنڈال تنگ پڑ گیا۔ مہمان خصوصی کے بیان سے پہلے تحصیل امیر مولانا عبدالرزاق نے مہمانان گرامی اور پورے مجمع کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مہمانان خصوصی خطیب بے بدل شعلہ بیان مقرر مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد کا ایک گھنٹہ تک بیان ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ تاریخ میں جب بھی کوئی گستاخ رسول یا مدعی نبوت نکلا ہے امت مسلمہ میں اس کے خلاف رجال کار میدان میں کود پڑے ہیں۔ ہم مرتے دم تک یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ لیکن ان کو اللہ کے فضل سے کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس تحصیل تجوڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے ۷/ستمبر ۲۰۱۷ء یوم ختم نبوت کے کامیاب پروگراموں کے بعد سب تحصیل تجوڑی میں ۱۹/ستمبر بروز منگل نماز ظہر کے بعد کانفرنس منعقد ہوئی۔ شیخ الحدیث مولانا مبارک شاہ نے صدارت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کا خصوصی بیان ہوا۔ اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالرحیم، صاحبزادہ مولانا اشرف علی، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا محمد طاہر، مولانا جمشید اقبال، مولانا اصغر علی، مولانا ماسٹر عمر خان اور صاحبزادہ امین اللہ جان سمیت بڑی تعداد میں سکول کالج ودینی مدارس کے طلباء اور معززین علاقہ موجود تھے۔ قاضی احسان احمد نے کہا کہ آج بعض قوتیں قادیانیوں اور مرزائیوں کی ایماء پر ناموس رسالت ﷺ کے قوانین میں ترامیم اور ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ تاہم اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ کانفرنس کے دوران مقامی پولیس نے سکیورٹی کی خدمات انجام دیں۔ تجوڑی کے علاقے میں ختم نبوت کی یہ پہلی کانفرنس تھی۔ جو کامیاب رہی۔ اہل علاقہ نے مطالبہ کیا کہ تجوڑی کے علاقے میں سالانہ کانفرنس منعقد کی جائے۔ مفتی ضیاء اللہ نے دعا سے پہلے قراردادیں پیش کیں۔ (مولانا محمد ابراہیم ادہمی)

ختم نبوت کانفرنس لوئر دیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے زیر اہتمام ۱۵/اکتوبر کو پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت مجلس لوئیر دیر کے امیر مولانا عمران خان نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محسن محمود مبارکزئی نے ادا کئے۔ کانفرنس میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاری اکرام الحق دوان، مولانا محمد عمران خان حقانی

لوئر دیر و دیگر مقررین نے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس میں مرکزی، صوبائی اور ضلعی قائدین سمیت لوئر دیر کے تمام سیاسی، سماجی حلقوں، وکلاء برادری، سول سوسائٹی اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکیں۔ اسمبلی میں حلف نامہ کی تبدیلی کے حوالے سے کوشش کرنے والے افراد کو بے نقاب کیا جائے۔ آئین اور قانون کی رو سے مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ کانفرنس کی قرار دادیں مفتی عرفان الدین نے پیش کیں۔ شیخ الحدیث مولانا فضل وہاب نے مہمانوں، انتظامیہ اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ مداح رسول ﷺ مولانا عبدالرحمٰن اور مردان کے معروف نعت خواں نور الامین باچا نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء اسلام کے قاضی فضل اللہ روغانی، مولانا زاہد خان، جماعت اسلامی حافظ یعقوب خان، پاکستان پیپلز پارٹی کے ضلعی صدر سابق وزیر محمود زیب خان، ناظم اطلاعات عالم زیب کان ایڈوکیٹ سمیت عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان تحریک انصاف، مسلم لیگ نون کے قائدین نے شرکت کی۔ (محسن محمود مبارکزئی)

ختم نبوت کانفرنس گنگنی والا ضلع گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گنگنی والا کی دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس مدرسہ سیدنا ابوایوب انصاریؓ سرفراز کالونی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا ہدایت اللہ جالندھری نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی مبلغین مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا ارشد محمود صفدر، مولانا قاری زاہد مسعود، مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد یوسف عثمانی، مولانا مفتی غلام نبی، مولانا قاری محمد ادریس قاسمی، قاری محمد مشتاق اور دیگر نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ قادیانیت کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے اور شناختی کارڈ میں مذہب کا کالم شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ (مولانا محمد عارف شامی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانی سازش ناکام بنادی

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جنوں کی مقامی جماعت شب و روز عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی سازشوں سے امت مسلمہ کی حفاظت کے سلسلہ میں اکابرین مجلس کی مشاورت سے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس وقت قادیانیوں کے خفیہ سازشوں میں سے ایک سازش یہ ہے کہ وہ پسماندہ جنوبی اضلاع میں مختلف عنوانات سے اہل ایمان کے ایمانوں کو لوٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں تحصیل ڈومیل میں قادیانی ذائقہ گھی فیکٹری کے مالکان ملک اعزاز (لاہوری گروپ) طاہر جہانگیر، نگینہ جہانگیر جو کہ عاصمہ جہانگیر کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ان قادیانیوں سے انتہائی متاثر فضل ریاض ڈیلر ذائقہ گھی نے باہمی ایک خفیہ سازش کے تحت ٹورنمنٹ کے عنوان سے قادیانیت اور قادیانی مصنوعات کی تبلیغ اور پرچار شامل تھی۔ اس ٹورنمنٹ میں تقریباً چالیس پینتالیس گروپوں نے شمولیت اختیار کر لی تھی۔ جس کے لئے باقاعدہ بااثر شخصیات اور ہزاروں لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ وافر مقدار میں قادیانی فیکٹری ذائقہ گھی انعامات اور دیگر مراعات کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ الحمدللہ! تحصیل ڈومیل کی کابینہ نے بروقت اجلاس بلا کر اس مسئلہ کی طرف علماء کرام کو متوجہ کیا۔ بندہ عاجز سے بھی رابطہ کیا گیا۔ بعد ازاں آل پارٹیز

متفقہ اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ تحصیل ڈومیل کی جامع مسجد میں ایک غیر معمولی آل پارٹیز ختم نبوت اجلاس ہوا۔ جس میں ایم پی اے فخر اعظم پیپلز پارٹی تحصیل ناظم فداء محمد یوی ناظم مشرف اور دیگر ناظمین وممبران کے علاوہ کثیر تعداد میں ائمہ مساجد ومہتممین اور شیوخ حضرات نے شرکت کی۔ بندہ عاجز کو ڈومیل مجلس کابینہ کے امیر مولانا عبدالستار اور سرپرست مفتی محمد اجمل مفتی منظور حسین نے دیگر اراکین سے تحقیق کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی۔ ان اراکین نے اپنی تحقیق اور ٹورنمنٹ کے اغراض ومقاصد میں قادیانی خفیہ تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا۔ دیگر اراکین وعلماء کرام نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہوئی کہ:

۱......قادیانی مصنوعات کا سوشل بائیکاٹ کریں گے۔ ۲......ہنوں کے قادیانیوں کی خفیہ واعلانیہ تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ۳......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روز اول سے آج تک پرامن جدوجہد محنت اور کام کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ لہٰذا کسی قسم کے ناساز حالات پیدا کرنے کی نوبت نہیں آنے دیں گے۔ ۴......اوّل اس ٹورنامنٹ کی انتظامیہ سے وفد کی شکل میں ملاقات ہوجائے۔ ۵......ہم کھیل اور ورزش کے مخالف نہیں۔ بلکہ اسلامی کھیل اور ورزش کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ البتہ قادیانیت اور قادیانی مصنوعات کی پرچار کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ۶......تحصیل ڈومیل کی آٹھ یونین کونسلوں کی مساجد میں عوام الناس کو اس مسئلہ سے آگاہ کیا جائے۔ کیونکہ تیس سال قبل کوتکہ عظیم کلہ میں قادیانی آباد تھے۔ اس وقت کچھ لوگوں نے ایمان قبول کیا تھا اور بہت کو وہاں سے نکالا گیا تھا۔ الحمدللہ! اجلاس کے بعد فی الفور گیارہ رکنی کمیٹی ٹورنامنٹ کے ذمہ داران سے ملی۔ ان ذمہ داران کے سامنے تمام تحقیقات اور قادیانی ذائقہ گھی طلز کے ثبوت اور ان سے مناظرے اور ان انعامات میں قادیانی خفیہ سرگرمیوں کی روداد پر بات چیت ہوئی۔ ذمہ داران نے مسئلہ سمجھنے کے لئے مختلف سوالات بھی کئے۔ بندہ عاجز نے ان کے تمام سوالات کے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کافی شافی جوابات دیئے اور وہ مطمئن بھی ہوئے۔ پھر انہوں نے خود اس گیارہ رکنی وفد کے سامنے اعلان کیا کہ آج کے بعد اس ٹورنمنٹ کے ختم کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قادیانیوں اور ان کے فیکٹری کے مالکان کو شکست ہوئی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی محنت رنگ لائی اور کامیابی حاصل ہوئی۔ اس سے پہلے بھی قادیانیوں نے خفیہ سرگرمیوں کے تحت سکولز، کالجز کے طلباء کو مفت ٹورز کے نام پر دھوکا دینے کی ناکام کوشش کی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بھی وہ ناکام رہے۔ (رپورٹ: ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی)

حضرت مولانا اللہ وسایا کا دورہ ضلع ڈیرہ غازیخان

مولانا محمد اقبال مبلغ مجلس ڈیرہ غازیخان نے مولانا اللہ وسایا کا تبلیغی دورہ مرتب کیا۔ چنانچہ ۲۵؍اگست کا جمعہ ضلع ڈیرہ غازیخان کے مشہور قصبہ شادن لنڈ کی مرکزی جامع مسجد صدیق اکبر میں رکھا۔ اس پروگرام کے داعی مقامی جماعت کے ذمہ دار اس قصبہ کے کونسلر اور نامور صحافی جناب شہزاد حمید، قاری بلال احمد اور بھائی خلیل احمد تھے۔ تونسہ شریف سے مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا غلام مصطفیٰ اشعری، حکیم عبدالرحیم جعفر، جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما حکیم عبدالرحمٰن جعفر، ڈیرہ غازیخان کے مولانا عبدالرحمٰن غفاری اپنے اپنے قافلوں کے ساتھ اس پروگرام میں

شریک ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا کا گھنٹہ بھر ختم نبوت کے عنوان پر مدلل بیان ہوا۔ خطبہ جمعہ اور امامت کے فرائض مولانا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت نے سرانجام دیئے۔ نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا اللہ وسایا کے ساتھ جام پور کی طرف روانہ ہوئے۔ نماز عصر جام پور کی مشہور شخصیت مولانا ابوبکر عبداللہ کے مدرسہ میں جاکر ادا کی۔ راجن پور سے صاحبزادہ جلیل احمد صدیقی امیر مجلس ضلع راجن پور کے علماء کی قیادت کرتے ہوئے تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء داجل میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کے داعی مولانا محمد نعیم امیر مجلس داجل حاجی اعجاز پراچہ اور دیگر علماء کرام تھے۔ تاجر حضرات اور معززین شہر نے اس کانفرنس کی سرپرستی کی۔ مقامی علماء کرام مولانا ابوبکر عبداللہ، صاحبزدہ جلیل احمد صدیقی، مولانا عمر فاروقی اور دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا اللہ وسایا نے اپنے بیان میں مسئلہ ختم نبوت کی عظمت اور قادیانی قائد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور وعدہ لیا۔ مرتے دم تک حضور پاک ﷺ کی غلامی میں رہ کر ختم نبوت کے پرچم کو اپنے دامن میں تھام کے رکھیں گے۔ رات گئے تک کانفرنس جاری رہی۔ رات کے دو بجے محمد پور دیوان میں آ کر آرام کیا۔

۲۶؍ اگست کی صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد رحمت دوعالم محمد پور دیوان میں مولانا عبدالعزیز لاشاری نے ختم نبوت جماعت کی سرگرمیوں کے حوالہ سے بیان کیا اور مسلمانوں کو بتایا کہ یہ حضرات گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، شہر شہر میں جاکر مسئلہ ختم نبوت بیان کرتے ہیں اور مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے دنیا بھر میں اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ صبح دس بجے اسی مسجد میں مولانا اللہ وسایا کا مدرسہ بنات میں مفصل بیان ہوا۔ اس مدرسہ کے ذمہ دار حاجی واحد بخش ہیں۔ اسی دن دوپہر کو یہ قافلہ راجن پور شہر جامع مسجد کینال کالونی حافظ علی محمد صدیقی والی میں پہنچا تو صاحبزادہ جلیل احمد صدیقی اور شہر بھر کے علماء کرام، کونسلر صاحبان، سیاسی، سماجی افراد نے استقبال کیا۔ اسی مسجد کے مین چوک میں شام پانچ بجے ختم نبوت چوک کا افتتاح ہوا۔ میونسپل کمیٹی راجن پور کے چیئرمین جناب کنور کمال اختر کونسلر حافظ محمد بلال، کونسلر کلیم اللہ نکا، شہر بھر کے علماء کرام اور تاجر صاحبان اس تقریب میں شریک ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے اس تقریب میں دعا کرائی اور شہر کے تاجروں نے اس خوشی میں مٹھائی تقسیم کی اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے پورا چوک گونج اٹھا۔ شام کو بعد نماز مغرب جامع مسجد آفیسر کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی علماء مولانا عمر حیدری، مولانا عمر فاروقی اور دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ اس کانفرنس میں مقامی افسران اعلیٰ کے علاوہ عوام نے بھرپور شرکت کی۔ اس پروگرام کے داعی قاری محمد صدیق صاحبزادہ جلیل احمد صدیقی اور مولانا محمد منظور اور دیگر علماء کرام تھے۔

دوبجے دن ایک ۲۰؍ رکنی علماء کرام کا وفد مولانا اللہ وسایا کی قیادت میں خانقاہ عالیہ کوٹ مٹھن پہنچا۔ وہاں خواجہ معین الدین کوریجہ صاحب سراپا انتظار تھے۔ خواجہ صاحب نے آئے ہوئے ہر عالم دین کو تبرکات فریدی بطور تحفہ دیئے۔ جب مولانا اللہ وسایا کو تبرکات دیئے جارہے تھے تو مولانا نے یہ تبرکات اپنے سر پر رکھ کر فرمایا۔ یہ میرے سر کے تاج ہیں۔ خواجہ غلام فرید ؒ (کوٹ مٹھن) کی ایک بڑی تاریخ ہے۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنی مشہور تصنیف ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' جلد سوم ص ۳۸۸ میں مختصر انداز میں شائع فرمائے۔ اس دورہ میں حضرت خواجہ غلام فرید ؒ کا تاریخی کتب خانہ اور تاریخی تبرکات کی زیارت کرائی گئی۔ آخر میں حضرت خواجہ معین الدین کوریجہ نے وفد کو الوداع کیا۔ (مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالعزیز لاشاری)

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا (الحدیث)

اللہ رسول محمد

خطباتِ شاہینِ ختمِ نبوت

تصحیح وتخریج

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

مرتب

مولانا محمد بلال

فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ملتان

بمقام جامع مسجد احمد علی لاہوری
نور محلہ اچھرہ لاہور
11 ربیع الاول 1439
بعد نماز مغرب
ایمان افروز
شانِ مصطفیٰ کانفرنس
20 ویں سالانہ
5 عمرہ کے ٹکٹ
ان شاء اللہ
محمد اجمل قادری
عبدالکریم ندیم
محمد رفیق جامی
شبیر احمد عثمانی
عبدالحمید وٹو
علیم الدین شاکر
جامع مسجد احمد علی لاہوری نور محلہ اچھرہ لاہور
0300-4275569,0301-4017115

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108